بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ندامتکی آلو

از زبان روحی

غلام محمد وگے رجیدہ

پٹھ دیالہ گام تحصیل وضلع اسلام آباد

بیادِ ۱۶؍ جولائی

روزِ ہجرت پیغمبر آخرالزمانؐ

در وِداعِ شہید شاہنواز

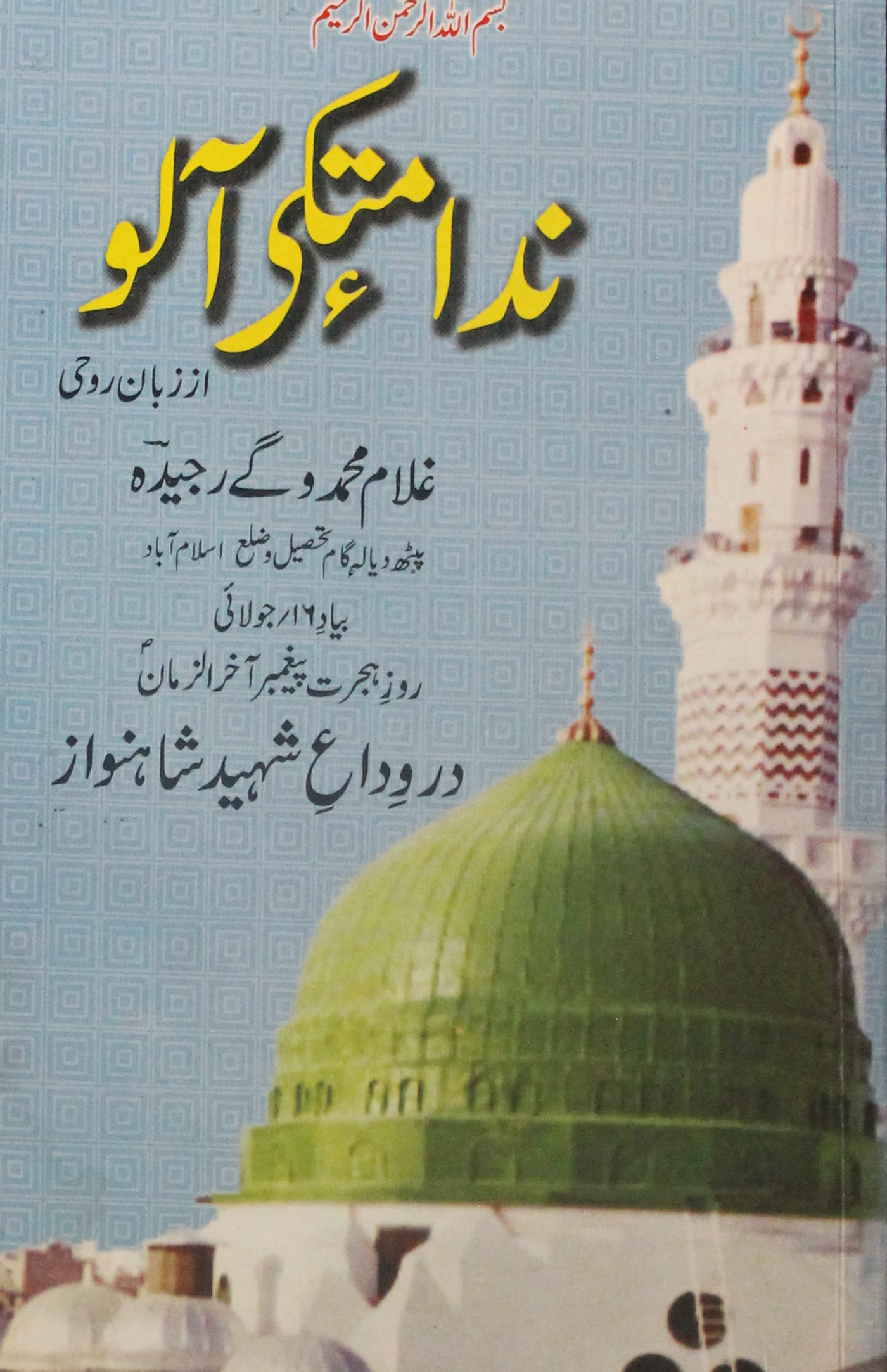

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ندامتکی آلو

از زبان روحی

غلام محمد وگےؔ رجیدہ

پنٹھ دیالہ گام تحصیل وضلع اسلام آباد

بیادِ ۱۶ر جولائی

روزِ ہجرت پیغمبر آخرالزماںؐ

در وداعِ شہید شاہنوازہ

جملہ حقوق چھہ بحق مصنف محفوظ

[illegible]

نالۂ رنجیدہ

مصنف ــ غلام محمد دگے رنجیدہ

تیداد ــ اکھ ساس

مول ــ پانژٕہ روپیہ

کتاب میلنُک پتہ ــ

٥

پریس ــ

ترتیب

تعارف مصنف ——— شبنم لالہ زار ——— ۷
دائمی پکار ——— غلام محی الدین بٹ ——— ۱۰
سراہنا ——— نسیمہ شمس ——— ۱۲
عقیدت ——— حاجی غلام محی الدین والی ۱۳
باطن کا طلب گار ——— ۱۴
حقیقت اور خوش فہمی کے القاب ——— غلام محمد وگے پیر بابا ۱۵
جائزہ ماضی و مستقبل ——— غلام محی الدین بابا ۲۰
توبہ بارگاہِ الٰہی ——— ایم سلطان ریشی دخالدہ بیگم ۲۳
تعارف مرشد ——— ۲۵
پیر شریعت ——— گلشن آراء خاکی ——— ۲۶
دیدِ نورِ بطحا ——— ۲۸
زیارت بابا بدر الدین ریشی ——— ۲۹
التجا ——— یارب کا ستم غم دبیماری ——— ۳۱
لیس آد بیٹھ روزِ کیۃ خاموش ——— ۳۲
منقبت رحیم ——— رحیم صاحب بھند ——— ۳۲
بابۂ رحم ——— ۳۴
شاہ نعمت اللہ قادری رح ——— ۳۶
کلید گنج سلطان ——— ۳۶

بوحض چھس خستہٕ گومت ــــــــــ ۳۷
بےتاب گوس عالی جناب ــــــــــ ۳۸
آریہِ نے میانہٕ پیروِ ژرے لگے ــــــــــ ۳۸
ہا ۔ہو۔ سے چمن چمن ــــــــــ ۴۰
شاہِ ہمدان ــــــــــ ۴۲
توبہ بارگاہِ الہٰی ــــــــــ ۴۳
کاسم غم تہٕ بیٖیہ پریشانی ــــــــــ ۴۵
حصہ نقشبندیہ ـ تعارف ــــــــــ ۴۷
پیر چھُم میون نقشبند مشکل کشا ــــــــــ ۴۸
داوکھ ــــــــــ
سالہِ ییہ نا خواجہ سونے بوزِنا ــــــــــ ۵۰
چانہِ دربار خستہٕ دِلن چھِے شفاء ــــــــــ ۵۲
خواجہ مشکل کشا ــــــــــ
خواجہ مشکل کشا بادسگاہ ــــــــــ ۵۴
شیأاللہ یا شہہ مشکل کشا کرتم نظر ــــــــــ ۵۵
دادِ نے میٚے کرتم ژٕرے دوا ــــــــــ ۵۶
خواجہ سند دربار آس لاران ــــــــــ ۵۷
سائیس تل رحیم بخشم خطا ــــــــــ ۵۹
یا چشتی ردٕ ـــ منقبت ــــــــــ ۶۰-۶۱
ہی مالہِ ناگرائے چھُم سفر پادن ــــــــــ ۶۳
سرِنوشت میری پہ ملاحظہ ملامت ــــــــــ ۶۵
آسہِ لیس پیر سلطان ــــــــــ ۶۶

میانہِ سلطانہ
مٔے حضرِ رٔ چھمت چون دالمنے ــــــــــ ۶۸

سلطان العارفینؒ ــــــــــ
بوزمیأنی عجز وزآری ــــــــــ ۷۱
کوہِ مارانس پیٹھ جلوہ گر ــــــــــ ۷۲
داد و بیداد بوزتم ــــــــــ ۷۴
سلطان ییہِ سونٔے ـــ (داوتھ) ــــــــــ ۷۶
دلو سلطانہِ دلو ــــــــــ ۷۸

سلطانِ کشمیر ــــــــــ
سلطان کشمیر بوزمیأنی نیر ــــــــــ ۸۰

یا سلطان (مخدوم) ــــــــــ
چانہِ دربارِ چھسے بہ پراران ــــــــــ ۸۱

چون دربار ــــــــــ
سلطان چھُکھ نامدار ــــــــــ ۸۳

پرسند سوال ــــــــــ
کیازِ چھے میونے ملال ــــــــــ ۸۵

مخدوم سلطانٔے ــــــــــ
حاضر ژرے میونے جان پانے ــــــــــ ۸۷

یامخدوم ــــــــــ
بوزِ سلطان تلہِ ددی قلم ــــــــــ ۸۹
دربار چون أسرآیے ــــــــــ ۹۱
در دربار شاہ سلطان ــــــــــ ۹۲

مے نوش مے بن کے بے ہوش ہو نگے کیوں ———— ۹۳
دیدۂ دل فرشِ راہ اوست نے دائم کے رود ———— ۹۴
ایک جھلک اس گاؤں کی ———— ۹۵
عبہ صاب ———— ۹۷
یا اللہ ————
بہ تردد تھس کوہ درحسرت یہ کو س قدرت یا اللہ ———— ۹۸
گومت چھس خوار کرم ارمان یا سلطانؒ ———— ۱۰۰
حبابِ دل ————
بردز تم تہ بوزتم پیرِ کامل آئو ———— ۱۰۱
اکہ وزِ ————
مئے وچھنا ام شب جلوۂ پیرِ کامل ———— ۱۰۲
سیر سلطان العارفینؒ ————
چھس بہ خادم چھکھ ژ مخدومؒ ———— ۱۰۴
شکوہ بہ تو یارب ————
کس پاداش میں تو لے گیا شہزادہ کو یارب ———— ۱۰۵
تاریخ حضرت شیخ حمزہ کی خانقاہ بدسگام ———— ۱۰۶
تقدیر فلک پہ چڑھتے ابھرتے ماہ تاباں مر گیا ———— ۱۰۹
تصانیف رشیدہ ———— ۱۱۰

گاشہ جُوت ———— ڈاکٹر محمد رشید

تعارف مصنف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم صلِ علیٰ سیدنا محمد ، نبی رحمہ

آفاقی دین دینِ اسلام کے دنیائے عشق و تصوف کی لاانتہاء نامعلوم ازل میں قدرت کامل اللہ جل شانہ اپنے بندوں کے در صفات وحدت کو کثرت میں جلوہ فگن ہے یہاں عقل و حجت کی کوئی بحث نہیں' ایسے ہی فانی دنیا میں ایک غریب گھرانے سے جنم لیوا محترم غلام محمد وگے متخلص رنجیدہ سے رجیدہ جو ظاہری مدرسہ تعلیم کی چھٹی جماعت سے ہی داخل جس ہوا' وہیں ظاہری تعلیم ایم' اے' بی' ایڈ کی ڈگری پاکر آخر بہ منصبہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ گرلز ہائی سکول دیالہ گام کے سر رشتہ نوکری سے سال ۲۰۰۱ء میں دستبردار ہوئے لیکن اس مادیت میں صرف شہودی ارتکاب کے رہ رہا متعین شدہ حال روزگار سے کبھی غافل نہ رہا۔

شریعت میں جس طرح جہاد نفس کے درپے رہا ان کے پیش کردہ مناقب اولیاء اللہ اور مناقب گلدستہ ہائے فنافی الشیخ بسلسلہ سُہروردیہ کے مطالعہ سے آپ بخوب واقف ہونگے اتنا ہی نہیں بلکہ نثری تحریریں کُتب محفوظ و منتظر زیر طباعت ہیں

محترم رنجیدہ صاحب کی عمر کل میں ترکِ لذات ۴۲ سال آگے رواں ہیں اور گوشہ نشینی میں پہلے سے زیادہ ایک بندہ نادم بہ ارشاد بندہ پروری میں مصروف عمل ہیں۔ اس نسخہ نغمہ خوابیدہ میں اولیاء اللہ کے تیئں ان کے دل سے زبان تک آیا تھوڑا تحریرآ پیش ہے۔

زیر تربیت پیر اسد اللہ ساکنہ سیر کانلی گنڈ متوفی اسد در سال ۱۹۷۲ء کے دنیائے اعمال و ریاضت کے مگن ہونے کے بناء ان کے ہی دستِ خوشنودی

سیرت خط ارشاد حاصل کئے ہیں۔

اس شرعی تابعداری کے بحر بیکران کے ساتھ اور ایک پوشیدہ حارص بھی جنم لیے رہا تھا۔ جسے اپنی کلی یکتائی کی گواہی کیلئے اپیل باطن پیش کی تھی یعنی باطنی باز درویش شاہ صاحب بدسگامی۔ بعد ظاہری وفات پیر و مرشد بسلسلہ سہروردیہ آخراً رجبیدہ کو بحکم سلطان العارفین پانے ہیں اعلان کر پایا۔ (تفصیل در سوانح شلہ صاحب) اس نامعلوم مرد کسان کو دوسرے حیاتی جنم میں تبدیل لانے کے اس کی ہیبت شہود ناقابل برداشت آدمیت یعنی جلالی، متویانہ، مجنونانہ میں پُرسم کانٹوں کے نگلنے کے برابر رہا۔ اس طرح چودھویں سلاسل میں یک سلسلہ کا مرشد کے غلامی کا طوق بند زنجیر رجبید ہو گیا۔ جہاں ترک دنیا میں سب سے زیادہ طاقتور بشریت یعنی ہوس فطری رجحان ازدواجیت سے ہر طرح کی جدائی میں سمونا یعنی لا الہ الا اللہ کے صفات میں خود مقلب ہوتا۔ باذن اللہ اس ملکوتی امتحان میں صابر رست بدعا دائمی ہے ان کا شریک ظاہر و باطن وجود شہود حیاتی کے اسباق کا واحد تا دم آخر رازدار موجود ہے، لیکن ان کی ظاہری زندگی کے بعد ان کے مقبرہ کے حوالے سے جو سر اسر الٹ فقر واردات رونما ہوتے رہے وہ ماضی کو ممات کے سوا کچھ نہیں ثابت دے پائے، تو حین فقر اور طعنہ زنی سے کم نہیں، شریعت سے دور خود مصنوعی بو، درویشوں، ملاحوں، زن و زر پرستی کی بغل میں نام و نمود اور شکم پرستی کے سوا کچھ نہیں رہی صرف اور صرف عیش پرستی کا منبع اور حصول دنیاداری کا صنم قرار پایا گیا۔ ذرایع وصولی کس طرح اور کہیں سے بھی ہوں تحویلات حوالہ سپردگی اسی کے قباء کو چپکائے رہے، رازدار فقر و فقیر سے تجزیہ کیا جائے تو سچ مچ آسمان سے کالی برف گرنے کا نظارہ عجب ہے۔ درویش سے نزدیکی پیمانہ درجہ ادائے سرمایہ باج گذاری مقرر ہے جیسے کہ یہاں ٹھیکہ اجراء بولی کا سامان ۲۰ رسالوں سے بڑا

منتظر خریداری تھا۔ کوئی دعویٰ کرے کہ سلسلہ صاحب کی فقط زر اور سیاست کی کھیل،
سامان آخرت کا خدا حافظ۔

اس حقیقت اور مشاہدہ زندگی کے اعمال کو بحوالہ صحبت شیخ اطاعت شیخ زائرین شیخ کے تمام درجہ باطن اور کسوٹی کو صرف حصولِ زر پر بیعت دے کر سبنہ سے لگا دیا گیا۔ اسی زر انباری کے حاصل بناء انہیں القابوں سے نوازا گیا اس طرح نہ تو اریخ فقر اور نہ متوکل کوئی حقیقی رمز موجود رہنے دی گئی بلکہ ایسے جاندار مصاحب کے نام کو بھی ٹکنے نہیں دیا گیا جس کا روحی و جسدی تعلق اس تبردار درویش سے رہا ہو۔ گرچہ کنندہ سنگ مرمر بھی موجود تھا۔

اعتقاد کے شکم پرست مولویاں، مبلغ ان کے ہی تعریف و ثناء خوان بنتے رہے جن سے انہیں زر نوازی ہو گئی۔ اس تمام الٹی گنگا کے سنبھالنے میں انہیں دینداری سے کوئی تعلق کبھی نہ سوجھی۔ اس تمام خلاف اخلاق مبدل شریعت کے حرکات سے توحید پرستوں کی راہیں روز بروز شرک و بدعات کے خلاف آواز حکم الٰہی اور ثواب میں کیوں نہ گنا جائے اور اصلی معتقدان کی دم گھٹ نہ پائے تو اور کیا

خدائے کریم اپنے دیئے وعدہ و ذھق الباطل ... کان زھوقا کی عملداری میں اپنی حکمت صادر کر دے تو نسل اعتقاد کی چادر پکڑیں مومنانہ مرشد کی جستجو میں دستِ بدعا رہیں۔

شبیل اراز دان

آپ کا مخلص

آشنائے ماضی تا حال

محمد یعقوب خان برنٹی

دائمی پکار

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے نالۂ رنجیدہ نغمۂ خوابیدہ کے شرف قبولیت کے بعد پچیس سال قبل کے مناقب کا مجموعہ مریدانِ صادق اور عاشق و طالب و ندامت کے اصرار پر منظرِ عام پر لانے کی جسارت کی جاتی ہے۔

اس دور کی آج تک گوشہ نشینی، صبر و قناعت اور جنونی کیفیت رنجیدہ کی مقبولیت اور منزلِ مقصد کی سیڑھی کا پہلا زینہ سمجھا جاوے۔ یہ کلام دنیائے عقیدت اور محبانِ اولیاء اللہ کی اتباع اور ذریعہ وساطت خوشنودی ذاتِ کریم کی وہ پہچان ہے جس میں خود باری تعالیٰ اپنے صالح بندوں کو انتخابی خاک سے جنم دلواتا ہے

چونکہ وادیٔ کشمیر میں عمل و اتباع کے بدلے رسم و بدعات کو کافی سمجھ کر راہِ عمل کو بُھلا بھی دیا ہے اس لئے یہ نعمتِ نونسل کے لئے صرف برسوں تک ہی محدود ہونے لگا ہے جو کہ اس دور کے مُبلغوں اور زیارت گاہوں کے حوالداروں کے لئے باعث افسوس بھی اور گلہ بھی۔

اس امر کی طرف توجہ دلانا بہت ضروری ہے کہ توحید کی کہیں نفی نہ ہونے پائے اور شرک کی رلیشہ کہیں اُگ نہ پائے۔ حکم لاشریک بدون شرک ہی اسلام کا نام ہے، شاید کوئی بھی مسلمان اس سے منکر یا غافل نہیں ہو سکتا لیکن دستور شریعت کی توحید کو قدرت کلی کی مخلوق میں مشاہدہ کئے بغیر قدرت بھی کیسے اظہار یا اپنی یکتائی منوا سکتا ہے اس لئے اس سہل لیکن نازک سیر یزداں کو سمجھنے کی قوت سے فراری امت مسلمہ کو لڑائی جھگڑے میں ہمیشہ سے سرکشائی

کے شوقین اور فتنہ پروری میں محو ہے۔ مسلکوں میں اُلجھ کر ایک شجر کو اپنی شاخوں سے الگ اور متنفر کر کے پوری اُمت کو لامحدود نقصان پہنچایا ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ خالقِ کُل کو مخلوق کی وسعتِ نظر میں براہِ ھدیٰ کے جانب دیکھنے کی بھرپور کوشش اور دعا ہو اس لئے اس دنیا کو خدا کی لاشریک جاننے اور پہچاننے کے لئے کسی نیک صالح خداترس بندہ خدا کے دامن استادانہ پکڑا جانا ازحد ضروری ہے، ہر بندہ خدا کو اپنے مالک کُل سے دست بدعا ہونا چاہیئے کہ وہ اس کے لئے اِسی منشا کے تحت (یعنی راہِ مستقیم کیلئے) رہبر ظاہر نصیب کرے جس طرح موسیٰؑ کو نصیب کیا، اور جو بار بار بشریت کو ٹھکرا کر قالو انّکَ لن تستطیع معی صبرا ہ سے گامزن رہبر پیش ہوا۔ اس طرح بندہ کو بندہ سے ہر طرح کی امداد اور رفاقت باذن اللہ نصیب ہوتی آئی ہے۔ یہاں کوئی منکر نہیں ہو سکتا اس کو شرک لینا یا سمجھنا یا تصور کرنا کارخانہ لاشریک کی کھُلی بغاوت کا اقرار سرزد ہوتا ہے۔

کارخانہ اوست از بندگان اوست در اختیار اوست

اولیاء اللہ جہادی زندگی کی نوبت بعد جو ہم سے روپوش نظر آرہے ہیں سرگرم عمل ہے۔ انہیں مرحوم تصور کر کے ان کی مرقدوں سے دوری یا ان سے واسطہ چھوڑے ہوئے نعمت یزداں اور ہدایت اویسی سے نااُمید رہتے ہیں یہ نافہمی قابل افسوس اور پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں دے پاتا۔

خدا کرے ہم سبھوں کو اتحاد و اتفاق کی نعمت سے بہرہ ور کرے تاکہ ملّت ایک لڑی میں پرد کے غیر مسلموں کی طعنہ زدنہ بن جائے تمام حق پرست ایک دوسرے کو سمجھیں۔

خیر اندیش

غلام محی الدین بٹ، لیکچرر کامرس، ساکن برنٹی

سراہنا

میں بسلسلہ خاندانی پیرو بزرگان کے اس نالۂ رجیدہ بشمول مناقب نقشبندیہ سہروردیہ وغیرہ کا ندامتی مواد پڑھ کر اس عقیدہ کی کتنی سراہنا کر سکوں۔ جہاں مصنف نے فنافی الشیخ کے منازل کو مشاہدہ کر کے عجز و ندامت کا دروازہ کھول دیا ہے اور ربوسالت بدربارِ الٰہی کے رضامندی منوانے کے لئے اشکباری کو تحریر میں لا کر ہر مسافرِ عشق کو راہ سلوک سے متعارف کرایا۔ اس کٹھن راستے میں جہاں لاشریک کو آئینہ پیرو مرشد میں عملی طور جلوہ فگن پاتا ہے۔

طالب اپنی غلامی اور اطاعت کی توفیق حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ باطن کی راہوں کو اپنا نصب العین چنتا ہے جہاں ادراکی عشق کے دریر دستک دے، اپنے پُر اشک آب سے تقدیر لکھوا کر سنورتا ہے۔

یزدان مصنف کو رازِ باطن کے اونچے مرتبہ میں زیادہ سے زیادہ نزدیک لا کر مہربانی سے نوازے۔ آمین۔

نسیمہ شمس (پرنسپل)

عقیدت

مکرمی غلام محمد صاحب رجبیدہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

آپ کا گلدستہ سہروردیہ نقشبندیہ فنافی الشیخ کا پوری طرح مطالعہ کیا۔

خدا کرے کہ اسی راستہ پر گامزن رکھے اور اپنے خدمات پیش کرتے رہیں۔ آمین

امید ہے کہ آئندہ بھی اپنی کوششیں جاری رکھیں گے، اور کامیاب وکامران ثابت رہیں گے۔ انشاء اللہ

وقت کی نزاکت کچھ بھی ہو خدائے کریم ان کاوشوں میں کامیاب کرے۔

آپ کا

حاجی غلام محی الدین وانی

سابقہ متولی زیارت بدر الدین ریشی دیالگام

دعا ہے کہ گل نوازہ سربالین ریشی قبول ہو۔

اللہ شہید فقر کو سارے جنت نصیب کرے۔

باطن کا طلبگار استاد

میں محترم غلام محمد وگے صاحب کا طالب علم رہا ہوں، اور سال ۱۹۶۸ء میں جب کہ ان کی متعینی پرائمری سکول بالنامہ کولگام میں تھی۔ عجب تھی ذات اور عجب ادا۔ سکول میں گھاس پھوس کے ڈیرہ پر شب گذاری کرتا تھا۔ سکول شفاخانہ بنا تھا۔ ہر بچہ اور ہر کسی کی آمد و رفت ہوتی تھی، ایک روز ایک بچے کو گھر جانے کو کہا، وہ نہیں مانا اور طفلگی سے ایک درخت پر چڑھا تو وہ فوراً درخت سے نیچے گر گیا اور بے ہوشی کی حالت میں ماں باپ نے اس کے سامنے لایا۔ تب سے ہر ایک اُن کا حکم ماننے میں کوئی لیت و لعل نہیں کرتا۔ عام طور پر فقیر رحیم صاحب بنار کے مقبرے پر حاضری دیا کرتا اور رحیم صاحب کے ایک پیروکار سلام صاحب نائیک کی جھونپڑی میں اکثر لمحات گذارتا تھا۔ ایک استاد لیکن دائمی ریاضت کا عاشق۔ چار بجے بعد اکثر بچوں کو گاؤں سے باہر ایک ٹیلے پر قرآن پڑھایا کرتے جہاں اُس وقت چوروں کی بستی تھی۔ ایک بار ڈھیرہ والے سے کچھ اختلاف کے بنا پر گاؤں سے باہر ایک میدان میں لحاف لے کے بھاگا۔ رات کو خبر پاکر ایک معزز استاد نے منوا کر اپنے گھر لایا۔ یہ خودی اور بے ریا کی روح کی پختگی کا مظہر تھا جو کسی کو پتہ نہیں لگتا کبھی جوتے کے بدلے کھڑاؤں لگا کر ہی بچوں کو پڑھاتے۔ پانچ جماعتیں ایک استاد کا مدرسہ اور سب پر درسی نظر۔ کھیل کود میں تعلیم دیکر بچوں کو خوش رکھتا تھا کسی کے گھر جانے سے احتراز کرتا۔ زہد و تقویٰ کی مثال بنا تھا تب سے اس کی شخصیت کا معترف و مرید ہوں۔

بعد نیاز

(غلام حسن بٹ یارہول بالنامہ کولگام دلہ)

حقیقت اور خوش فہمی کے القاب

تصورِ شرک و بدعات کے پار توحید کے حدوں کو چھوتے ہوئے مذہب اسلام میں تنظیم شریعت کی قلعہ بندی کو کہیں چھید نہ ہونے پائے تب اس دین آفاقی کو قبول کرنے والے مسلمان مسلسل جتن عملیات سے مومن کہلائے جائیں۔

مسالک کے ائمہ امام قرآن و حدیث کے بحوالے ہر فرد مسلم کے لئے دین کو آسان FLEXIBLE اور پاکیزگی سمجھانے میں خوب تر پیش کرنے کی ذمہ داری انجام فرماتے ہیں لیکن گروہ بندی اور تفرقہ کے لئے قطعاً نہیں جب ہم نے اسے اپنی بے عملی، کم علمی، کوتاہ بینی، خودسری کو عملی زندگی کی دیدہ فراموشی میں گھول ملا دیا تو اتحاد مسلمین ازروئے خلافت و امامت کے مقصد سے روز بروز دور ہوتے جارہے ہیں اتنا ہی نہیں بلکہ ائمہ اربعہ اماموں کے عظمت و خدمت کے بدلے تفرقہ میں سرتاپا ہم عاصی بنے جارہے ہیں اور دین کو باعث طعنہ غیر مسلمان ابھارنے کے مرتکب ہوتے جارہے ہیں۔ کتنے مبلغین اپنی اکائیوں کو اس طرح بڑھاوا دے رہے ہیں جن کے نتائج میں اتفاقِ ملت کی اشد ضرورت اور اتحاد مغربی حیوانیت کی کھلی صداقت عیاں نہیں محسوس ہو رہی ہے۔ کاش وقت کے تمام مبلغین شریعت کے دعویدار اعتقادی بصیرت سمجھ کر ایک ہی نشست میں ہمیشہ کی یکتائی نشست سنبھالنے میں ذمہ داری پورا کریں۔

اس ریاست میں کفر توڑ اذان حضرت فقیر بلبل شاہ قلندر سے بلند ہوئی علم و عمل میں جہاد اکبر تلاوت کے ساتھ جہاد "لو انزلنا ھٰذا القران .... او خاشعاً" کا درس عمل عیاں ہوا۔

یہاں توحید کے ترویج میں جہاد اکبر کو کیسے کبطلا دیا جائے لیکن شرک و بدعات کے پوشیدہ خفتگی میں سامراجیت کا ہلہ بھی پھوٹ نہ نکل پائے۔ یہاں اعتقاد کے نام پر شکم پُری کے ایسے تانے بانے بنائے جا رہے ہیں کہ نونسل کم علمی اور بغیر عملی زندگی مشاہدہ نہ کئے ہوئے۔ ضد اولیاء اور بزرگاں کے خلاف کہنے کو حکم ثواب اور جہاد سمجھ رہے ہیں۔ خدا کرے آسمان دین کے ماہ و تارے چمکتے رہیں اور انہیں دن میں بھی نظر آنے کی توفیق بخشے۔

اس ریشی واٹر یا پیر واٹر میں جہاں ہنود برہمنوں کی پوجا پاٹی عبادت کا منفرد قطعہ ارض اسلام کے نور نے انہیں تاریکی سے نکال کر روشنی کا منارہ عطا کیا جس میں عمل تصوف تب سے اب تک جاری ہے لیکن زمانہ گذرے اس ابلتی تیل کی ریاضت کو بھنگ و تارے سے ملا کر عشق حقیقی تا بہ رسالت صلے اللہ علیہ وسلم مدہم کر دیا اور اس ارض پر مصنوعی صوفی درویش، عیش پرست رنگے سیاروں کے بھیس میں ظاہر ہوتے رہے اور مختلف خود غرض اور ان جان ناموں کی تشہیر ہوتی رہی جن کے متعلق حقیقی یوں وضاحت ہے۔

(۱) شیخ :۔ ہر ایک جانتا ہے کہ فارسی میں شیخ بوڑھے بزرگ کو کہتے ہیں یہاں شیخ موچی کو بھی کہتے ہیں اور یہ بھی درست عیاں ہے کہ ہر کوئی غیر مسلم وارد اسلام ہوا تو اس کی ذات بھی شیخ رکھی گئی اور عموماً یہاں کے اولیاء بھی شیخ سے منسوب ہیں۔ مثلاً شیخ نورالدینؒ، شیخ حمزہؒ وغیرہ۔

(۲) درویش :۔ کشمیر میں قدیم مستعمل الفاظ رہا ہے جو در در پھرے اور اپنی

پیٹ بھرنے میں کوئی نہ کوئی رنگ اپنا لے۔ قدیم زمانوں میں بے کاری کی وجہ یہ
ٹولیوں میں پھرتے رہتے جیسے کہ شیخ سعدیؒ نے ذکر کیا ہے۔
اصل میں یہ قاری کا لفظ کسی اچھے خدا پرست سے بھی منسوب کیا جائے
لیکن تب یہ لفظ دُر، موتی، ولش گاؤں، دُرولش
یہ لفظ بالکل پیر اور خدا دوستوں کے صفات سے الگ جانا جاتا ہے کیونکہ
عام طور اس نام کو بیرون بزرگان تصور کیا جاتا ہے یہ عموماً ان پڑھ، بے کار
کسی پیر یا وردات پسند سے ملتے جلتے رہتے ہیں۔ تب کوئی حرف ان سے عملاً
کر گاؤں گاؤں پھر کر کسب معاش کا ذریعہ حاصل کرتے ہیں۔ بھنگ نوشوں اور
خلل دماغ انسان کو بھی درولش کہا جاتا ہے۔

(۳) پیر:۔ یہ لوگ مسلمانوں میں متبرک اور روحانیت پسند ہوا کرتے۔ ان کا
کام بزرگان دین نے تبلیغ مریدان کے لئے ذمہ رکھا تھا۔ ہر گاؤں میں ان کے منشاء
کے بغیر یا حاضری نو یدہ کے کوئی ابتداء نہیں کرتا۔ پہلے فاتحہ دی جاتی۔ یہی وجہ ہے
کہ اسلام در کشمیر آنے کے ساتھ یہ پیر لوگ اقتصادی ترقی میں رواں دواں تھے
ان میں بہت بزرگ، مشائخ اور روحانیت کے علمبردار شخصیت بھی پیدا ہوئے
وقت گذرتے یہ مولوی، مبلغ، پیر ترقی سے اس اپنے پیشہ کو بارگراں سمجھنے لگے
کشمیر میں بعد ۱۹۴۷ء انہوں نے تعلیمی ارتقاء کے ایماء پر اور آستانوں
کے بوسالت سیاست میں حصہ لیتے ہوئے جاری حکمران بنتے رہے۔

(۴) بابا:۔ کشمیری زبان میں بَب اور اردو میں بابا پکارا جاتا ہے۔ بابا کے
معنی باپ، دادا ہے۔ بب کشمیری زبان میں پستانوں کو بھی کہتے ہیں، عموماً
بزرگ عمر کو بھی خاندان والے یا سماج میں بَب، بَب پکارتے ہیں۔ خدا پرست
آدمی یا ولی شخصیت کو لفظ بابا جوڑ دیا جاتا ہے مثلاً بابا ہردی ریشی، بابا بدر

الدین ریشی، بابا پیام الدین وغیرہ - اس طرح بابا ایک خاص حرمت کا عملی تصور ہے یعنی جس نے دنیا میں ترک لذات پر قابو پایا ہے، اپنے شہوت کو مارا ہو، اسے آہنی کڑا انہوا کے بازو میں پہنا ہو - یہی وجہ ہے کہ درویش خدا پرست طریقت پسند اپنے بازوں میں کڑے پہنتے ہیں - اور حق تو یہی ہے کہ انہیں بب یا بابا کے نام سے منسوب کرنا موزون ہے اور درست بھی - بھنگ نوش بھی ایک دوسرے کو بب کہتے ہیں لیکن اصل میں بشریت پر قابو یافتہ کو یہ حرمتی نام مناسب ہے اس لئے عوام الناس اس لفظ کو غلط طور استعمال نہ کریں۔

(۵) متو:۔ یہ بھی قدیم مستعمل اصطلاح ہے، کوئی جنم سے دماغی توازن میں غیر طرز حرکات و شرارت کرتا ہے تو اسے متو کہتے ہیں' بذاتہ یہ لفظ ضدی' اکڑ تُند، بادی اور غیر متوقع طریقہ اپنائے ہوئے پر جوڑ دیا جاتا ہے پھر کوئی درویش یا قلندر بصیرت کے بنا بھی لوگوں پر برستا ہے، پیٹتا ہے، پتھر اٹھاتا ہے۔ اسے بھی متو کہتے ہیں مثلاً متو بدرسگامی، سلطان صاحب۔

(۶) فقیر:۔ لفظ بآسانی مستعمل ہے لیکن یہ اصطلاح جناب پیغمبر کا فرمودہ عربی فقرہ ہے الفقر فخری والفقر منی۔ اس لئے یہ جاننا بہت دشوار ہے کیونکہ عملی زندگی کا واضح عکس و دستور ہے۔ ہم کسی مفلس غریب کو بھی فقیر کہتے ہیں اور گداگر کو بھی۔ لیکن اصل میں یہاں تصوف کی دنیا میں وہی فقیر ہو سکتا ہے جس نے کئی سالوں تک ازدواجیت میں زندگی بسر کی ہو پھر ترک سُنت کیا ہو اور محو لا الہ الا اللہ میں عملاً محو ہوا ہو۔ سنت سامنے موجود ہو لیکن اس سے متنفر ہوا ہو پھر وہ بھی رضامند ہو وہ لوگ جنہیں اپنی عورت مر چکی ہو پھر فقیرانہ طرز اپنائے درجہ نہیں پا سکتا۔ وہ جنہوں نے پہلے سے ہی شادی نہیں کی ہو لیکن جنم سے ہی خدا پرستی میں

باذن اللہ سرایت ہوں فقیر کہلائے اور اولیاء اللہ خصوصاً ریشیاں نے ایسی انتخاب ازلی میں ہمہ جہت کے منازل طے کئے ہیں۔ دنیا میں رہتے ہوئے اسے لحد سمجھے اور عملاً اس پر عامل بزرگان ولی بھی ہیں فقیر بھی۔ درویش بھی اور مجذوب بھی۔

اس لئے اس کی معنی وسعت اندازہ سے بہت وسیع ہیں یہاں یہ سمجھنا کافی ہے کہ یونہی کسی کو بابا یا فقیر نہ کہا جاوے۔

طالب روح

غلام محمد وگے بیر بابا

12-12-2004ء

جائزہ ماضی و مستقبل

ایک عجیب تماشا، عجیب لطف اندوزی
عجیب کڑواہٹ درویش کی یا خدا پرستی کی

خدا پرست فقیر و درویش کے ظاہری زندگی کے بعد اس کی حیاتی کا اثر اس کی سابقہ گذری دور کے مطابق کسوٹی پر پرکھانا لازم بنتا ہے اور ہر بزرگِ خدا کا یہی دستور رہا ہے کہ اس کے بعد اس کے ثابت کردہ دنیا فانی ہے۔ بقا کی تلاش ہو یقصد آمدہ اور آوردہ ہوتا ہے یہ جانچنا پڑتا ہے کہ اس دستور کے مطابق کوئی اثر لیا ہے۔ نصیحت و عبرت کا درس پکڑا ہے گرچہ اس کی زندگی بہت کٹھن اور ہمارے لئے ناقابل برداشت گذر ہوتی ہے لیکن پھر بھی اس کے تھوڑی سی ربط میں اس کے عملاً دکھائے گئے نقوش کے بمطابق نفس حلال اور نفس مطمئنہ کا کوئی نہ کوئی پیرو کار ہو بھی سکتا ہے پھر اس کے درجہ منسلک سلسلہ کے مطابق اسے مرشد بنانے کے اہل بن سکتا ہے لیکن سُلہ صاحب بُد سرگامی کے یہاں رونمائی حالات و واقعات پر افسوس ہی نہیں بلکہ کلی افسوس ہے جہاں اس کے بعد وفات اس کی کوئی رمز تک موجود نہ ٹھہری۔ پھر بھی کہیں ہو تو بھیانک اندھیرے میں وہ کرن خاموش بنوا کے چھپادی۔ یہ سب جانتے ہیں کہ جلالی متویانہ مزاج اور بصیرت کے

بناء وہ کسی کو اپنی صحبت ہم نشینی نہیں ہونے دیا۔ کوئی ذرا دعویٰ کرے کہ کیا وہ

ایک روز اس کے سامنے کے زائرین میں اس درویش کے نزدیک دوش میں ٹھہر

پایا ہے یا کسی کے ہاتھ کوئی قطرہ آب لیا ہے ایک طالب کی نیت آرزوئی میں

وہ قبول کیا ہو۔ نہیں کبھی نہیں کسی کو اب بھی معلوم نہیں کہ وہ پابند ترکِ سنت

کے ہاتھ بغیر کبھی کسی کا برائے خود لیا ہو، ہاں کبھی رحمانی طرز کلمات اپنائے

یا اشک ریزی کے بناء کبھی لیتا تھا۔

پھر کیا ہوا، کیا اس نے اپنی ساری زندگی کڑوی جائے اور خاک نشینی میں

اس لئے گذار دی کہ فوت ہونے کے بعد وہ ہر ناجائز کو اپنے تابع بنوا کر خوب دولت

میں غرق ہو جاتے تاکہ اس کا ظاہری گھر اور تعمیر مقبرہ حاصل ہو، ہر موسیقی کار، ختم

نواز، زن و زر داری، سیاست گری کے جسم میں مولویاں وقت کے لئے بنڈار

نوازی کا خود مشاق بنا ہے یا فیصلہ لیجئے کہ وہ دستور جہاں خوف خدا، خدا پرستی

حلال خواری، انسان دوستی، دین کی پیروی عبادت سے روح کی نزدیکی، راہ

اولیاء کی تابعداری اور بدعات کی چھوٹ و نفرت ہو۔

جب ان کے اہل خانہ اور قبل الذکر ظوائف سے پوچھا جاتا تو وہ ایک جملے میں

جواب دیتے ہیں کہ یہ رب کا منشاء اور کرنا ہے پھر آپ کون اور سوال پوچھیں۔

اسی سے جو نتائج مشاہدہ ہوتے ہیں وہ یہی ہیں کہ کسی طرح دولت اور بنڈار نوازی

کا شب و روز ہو، پھر آپ اس دوراہے پر اس درویش کے متعلق کیا رائے اور اعتقاد جمائیں

جس کے پاس جانے میں ہر بشر اپنے خطاؤں کو تسلیم کر کے توبہ کی ٹھان لیتا، کسی کی ناقص

عمل کا ایک ذرہ پا کر اس پر کلہاڑی مارتا۔ اب کھلی چھٹی، اب درویشی بھی عیاری سلطانی

بھی عیاری۔

زندگی تھی حیات کی اب سراسر ممات ہے

نہ کفر ہے نہ اسلام نہ کسی سے ملتی وہ شبانہ

آشیانہ سلطان صاحب حیاتی

غلام محمد

24-8-2003

SHAHEED NAWAZ A

AMER TA Abad -

توبہ بدرگاہ الٰہی

خستہ دل آسے بو فریاد اے کریم
تھاوتم کن بیوس اُفتادہ اے کریم
بسکنت گی میہ تلانی کوت کال
پائمال آسے بو لاران اے کریم
کیاہ ونے کوتاہ سفر بیوم کریوٹھ گوم
ہوش روس بیوس منز سرراہ اے کریم
سایہ ژھاران گوم یژھ کال یوزم
سینہ سوختہ چوں کباب ییھم اے کریم
ٹینت آمت چھُم میہ کوتاہ کس دِنے
منز جہانس پاہہ زد بیوس اے کریم
ذرہ گیُم بدنہ سے تی کس وُچھیم
زد بہ گوسے عجز و مسکین اے کریم
کوہ بہ آیوس کوہ بہ زایوس در سرائے
فکر کری کری مانژہ کریل گوم اے کریم
موئی کھوتے چھم خطا بسیار منے
چھُک ژہ غفار بییہ رحیم اے کریم

چھُس بہٕ عاصی آس در توبۂ نصوح
مُیت بہٕ ڈٲلیم زاہ راہِ ہُدیٰ اے کریم
سنٛجھتیو ستی زُوو سٕنے گومت بے زبان
نالہٕ دِی دِی گژھتہٕ بُوزت اے کریم
کلمہ پٔرٕتھ پٔرٕتھ کٔرٕ میہ کیتر جرم سنگین
نے مسلمان تے بہٕ اِنسان اے کریم
سارِوی تردُس دھکہٕ زد آسہٕ بہٕ
کیاہ ہیکیاہ یُت بار ژٲلِت کریم
لۆ پچار اُو سمہ مصیبت گیت شباب
زالہٕ کیمہ نگِس کو ژھالی اے کریم
چھُس بہٕ رنجیدہ پیٖرسی بووم یہ حال
اِمتحانوٕ ہِس مٕنے نیٚو ہم اے کریم
21=103-1974

طالب عفو

ایم سلطان ریشی و خالدہ بیگم

سری نگر

تعارف مرشد

بیسویں صدی کے آغاز میں خاندان پیر بزرگان کے بسلسلہ جناب پیر اسداللہ ولد جناب احسن صاحب تولد ہوتے ہیں۔ جناب احسن صاحب ساکنہ سیر کانلی گنڈ عیش مقام اسلام آباد اننت ناگ کے دو بیٹے اعمال شریعت و طریقت کے تابع چہاردہ سلاسل خصوصاً زیر اتباع نقشبند بخارا اپنے زمانہ کے یکتا، باکمال، عامل و عابد ثابت ہوئے۔ یہ دو شخصیتیں کبیر صاحب اور اسد صاحب تھے جناب اسد صاحب کے مرشد جماعت علی پورہ پاکستان کے رہے اور وادی میں ان کے مقتدر رجوع میں جناب حسن صاحب ساکنہ فتح کدل سرینگر گذرے ہیں۔

جناب اسد صاحب عامل و محو ریاضت میں اپنے ظاہر کو سد راہ نہیں بننے دیتے اور کبیر صاحب زیادہ روزہ دار اور اوراد فتحیہ سے مشغول ہوا کرتے۔

جناب اسد صاحب ۱۹۷۰ء میں فرماتے ہیں کہ اب کے بعد اس وادی میں تابع سلوک کے پیر صاحبان عنقاء ہوں گے، اس لئے کسی کے طلسمانہ عجولوں پر کبھی اعتماد نہ کرنا۔ جناب اول دسمبر ۱۹۷۲ء بمطابق ۲۴ شوال ۱۳۹۲ھ بروز جمعہ ۵ بجے نور ازل سے واصل ہوئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔

پیرِ شریعت

جناب اسد اللہ ساکنہ سیر کانلی گنڈ عیش مقام مصنف کا پیر شرع نصیب اور بخشندہ خط ارشاد در سال ۱۹۷۱ء پھر سال ۱۹۷۲ء میں وصلِ حق ہوئے۔ جناب پیر شرع تابع سلسلہ نقشبندیہ کے پکے کامل تھے اور ہمہ تن ہم اسلاسل کے پالعنہار تھے۔ جماعت علی علی پورہ سیالکوٹ (پاکستان) کے طالب تربیت تھے، ۲۰ ویں صدی کے آخری فقیر طریقت سلطان صاحب بہ اولیسی ان کی قدر دانی کرتے تھے اور اسے بابہ کے (پدر) نام سے کہلاتے تھے۔ یہ منقبت رجوع ان ہی کے ایام میں پیش کی گئی (رجوع پیر)۔ روز وفات اسد اللہ اول دسمبر ۱۹۷۲ء، ۲۴ شوال ۱۳۹۲ھ بروز جمعہ صبح ۵ بجے۔

پیرِ شرحک شاہ اسد اللہ — نوٗر رُوٗیس پرزہ لان چھس باللہ
شُرکی پانے شرحس آمت لسن — خون ییٚنہٕ چھو وُمت یمنی وتن
شب و روز کوٗرمت فنافی اللہ — پیرِ شرحُک شاہ اسد اللہ
نفس مارٕت جہاد فی سبیل اللہ — جہاد اکبر پوٗلن اِلا اللہ
دم رُٹی تھی دم دیت بسم اللہ — پیرِ شرحُک شاہ اسد اللہ
حفظ قرآن در خود لوٗرمت اول — عملہٕ ہندر دحس بوٗرمت لوٗل
ہر دم خاموش شیٔاً للہ — پیرِ شرحُک شاہ اسد اللہ
غذا کنہٕ بانس ایذا دتیمت — آیہٕ آیہٕ مہ ستی دل چھوٗلمت

چہاردہ سلاسل راہِ اللہ — پیر شرحک شاہ اسد اللہ
دین و دنیا زآنت عند اللہ — نفی اثبات دائم واصل اللہ
طالبس تاب دیم در سرِ اللہ — پیر شرحک شاہ اسد اللہ
دمہ دمہ قرآن کلہٖ نوون — رگہ رگہِ پانس زنگہٖ نوون
آئینہ ذات زولون الا اللہ — پیر شرحک شاہ اسد اللہ
باسوزو ختمات ذکر تھاوین — خیرات شبہ شبہ باگرون
ہر دربار راضی ولی اللہ — پیر شرحک شاہ اسد اللہ
لوکچار بیٹھے اوسوم سفراہ — ناد گوم آخر وجی بِللہ
دِل ہے دل آو سرِ اللہ — پیر شرحک شاہ اسد اللہ
سیرس دمہ دم ہوہ تنس ہمرہ — حبہ کے پیالہ مس گوس باللہ
مسافر رجید خوش باش باللہ — پیر شرحک شاہ اسد اللہ

منتظرِ دعا
گلشن آرا خاکی ۔ بنتِ ۔ بنتِ اسد صاحب
بیرِ اسد روحی سفراہ شہید نوازہ

دیدِ مے نورِ بطحا　　دل کعبہ جھم واللہ
کعبس ڈیکھہ دِتھ پر ہا　　سُبحانَ ربّی الاعلیٰ
بینبنہِ مکانہِ اللّٰہ　　طواف کعبہ باللّٰہ
سُلطان بُرہان لِلّٰہ　　سُبحانَ ربّی الاعلیٰ
اللّٰہ انفاس صفا　　رفتار تیز ھو مروا
سرِ خم سلطان الا اللہ　　سُبحانَ ربّی الاعلیٰ
گردش ہفت شیاً اللہ　　منزلِ اقلیم باللہ
سوزِ سلطان بِسم اللہ　　سُبحانَ ربّی الاعلیٰ
وآتہِ مدینہ ہُوھا　　دیدن رسول اللہ صلعم
سُلطان سیدِ وے آگاہ　　سُبحانَ ربّی الاعلیٰ
بینتہِ چھُپے یہ کھاؤ مُدعا　　کل الکُل سنبھل جھا
رجبید سلطان یکتاء　　سُبحانَ ربّی الاعلیٰ

25-2-1977

زیارت بابا بدرالدین ریشی

بحوالہ سند باغ سلیمان تواریخ میر سعداللہ شاہ آبادی در عہد شیخ نورالدین یہاں اس بستی کا نام پنجہ گام یا پانژہ پورہ تھا اور یہ محلے لگ بھگ آفات سماوی کے نذر ہو گئے تھے پھر بھی کچھ گھرانے موجود تھے۔ ان قدیم بستیوں کے مزار اب بھی موجود بے زبان حال بتلا رہے ہیں، ایسے میں ایک سادھو نام بدھ یہاں محو تپسیا تھا جس کے متعلق ضعیف روایت باشندگی کشتواڑ سے ہے۔ اپنی انتہائی عملات میں ہنود کا مرقد و مراجع رہا تھا لیکن خدا کے کرم نے یہاں جناب شیخ العالم کو بحکم الہام پہنچایا اور جناب بدھ کو کلمہ طیبہ سے منور فرمایا اس کے بدر بار الٰہی اور دائرہ اسلام کے عمل نے بدھ ریشی بزبان فرمایا دِیے گوم آلو ۔ یا دیئے آلو گوم ۔ یعنی رب سے بلاوا ہوا اور ان ہی تین الفاظوں کے بگڑتے بنتے دیالہ گام موسوم ہوا ۔ بمطابق سند تواریخ جناب بدھ کی یوم وصال ۲۲ ماہ پوہ بکرمی مقرر کھی گئی ہے اور سنہ وصال ۷۶۱ھ معلوم ہے یہ عہد تا وصال شیخ العالم ۸۴۲ ہجری ہے ۔ یہ منقبت ایک نذرانہ دربار بدرالدین ریشی پیش ہے ۔ ۴ ۔ اپریل ۱۹۷۶ء

نادِ اوتھس دادہ بزدریا ریشی کر نظر
فکرہ وغمہِ وے کورس لاغر یا ریشی کر نظر
پننہِ دربار چھِ نظر کرتم نصیب یا بدرالدین
نبخہ تل آسیتھ بو روزا یت بے زان یا بدرالدین

آشہِ چانے وزِ وزِ بجر جون چھم درنظر
نور خانس بر ژبے مزر یار یشی کر نظر

ٹڈ امید دآیم مےچاآنی نیر زاہنہ کر خاآلی
یژہ کالک چھُس در سفر یار یشی کر نظر

بہ ور فتار دکہ زد آس داغ تنی چھم درجگر
کرتہ مرہم کاستم شر یار یشی کر نظر

دادکہ بے حد چھم بدنس تکلم پرسان از مہر
لا علاجس ہیتہ اکھ خبر یار یشی کر نظر

مشکلاتو چھنڈ روہس لرزِ جانم بے شمار ا
ہتہ تھاوتم غیرہ سگِ در یار یشی کر نظر

اسم جونے کیاہ چھ شوبان شمع الدین یا بدر الدین
ییمتین دردل یکین چھوک المدد یا بدر الدین

واقف اسرار کرتم چھم تھیکن جونے بجر
رجبید تھاو درنج دفتر یار یشی کر نظر

بحوالہ تاریخ سندھ دیالہ گام از میر سعد اللہ شاہ آبادی یہاں پانچہ گاہ
بستی آج سے قبل گیارہ سو اسی (۱۱۸۰) سال تھی جو آج تحقیق ہوئی ہے
محلہ بٹہ پورہ کے برنٹی جانے والی سڑک یعنی بٹہ پورہ کے عقب میں مزار
موجود ہے جس میں ایک سنگ سند قبر پر یوں منقش ہے۔

دما لا نورہ شیخ محمد انانید
محمد محمود شیخ
للمہ مبارک زہرہ رمضان ۶۴۲۴

صاف عیاں ہے کہ مسلمانوں کی بستی اس محلہ میں بھی موجود تھی۔

بمطابق ہنود یہاں اس زمانہ میں پنڈت ایک گھرانہ تھا، وقت گذرنے کے بعد برنٹی بٹہ جاین ہیں رہنے والے یہاں اسی محلہ میں بسنے کو آئے تھے جس کی وجہ سے اس کو بٹہ پورہ کا نام ہے محکمہ مال میں برنٹی بٹہ پورہ ہے

اس طرح علمدار کشمیر سے قبل یعنی چھ سو تریاسی سال کے یہاں آبادی مسلمانان موجود تھی۔ "گردھاری لال"

صاحب قبر جس کی سند آج اول اپریل ۲۰۰۴ء پڑھی جاتی، کا نام انانید شیخ جو ماہ رمضان میں گذرا تھا اور سنہ ۸۲۴ھ

اِلتجاء

یارب کاستم غم و بیمار آری
ہنہ ناو تم سین بیاہ کارآری

مسکین گوسے بیم لاچاری
پوشہ وین کہ تم مے یاری

بشری یانہ بیمتر چھیم آواری
غافل دراس گوس نارتی

رلوان آسے بوزتم ۔ زاری
للہ بنیتم مے ۔ عاری

لاگتم مے طبیب لگے یاری یاری
بینایہ کل چھک اسراری

تنگ دس گوسے چھسم دلگیری
کاستم ساری ۔ ناداری

زانن چھک تری چھم عیالباری
چھ نس بتھاو تم پائیداری

چھک تری غنی کر فرمان جاری
مُصطیا ۔ شو بیاہ قرضداری

پردے کرتم تر یمہ اہناری
ناموس تھ دتم بازاری

بندگی نے کرم چھم دل آزاری
عفو ستی کر دم ۔ نورہ فواری

کاستم دوریہ رچھ یہ تھلے ساری
سن میون بلہ ہا لولہ اماری

دُناہس منز دیتم دِل بیداری   یہ رو نہہ یتہ نہ میلم شرمساری
رجیدِ عاجزس تھاوُ شہسواری   بقاہس منز روز بِ پاری

★ ★ ★ ★

یُس آو بنیت روز کتہ خاموش   مسہ روش ییرِ و منے مسہ روش
رٹمے چیرے مہ یا پوشم   مسہ روش ییرِ و منے مسہ روش
چانی جلائن ڈول منے ہوش   زدِ روزنس گوم آکال پوش
ییزہ لآے لآی کوتس فراموش   مسہ روش ییرِ و منے مسہ روش
شری پانس لگوم سیم آب جوش   کرتام منے کر آرام نوشس
پوشس کور تیم نعلین اوش   مسہ روش ییرِ و منے مسہ روش
چانی کل منے ہار بر دوشس   بچھ بچھ روزان چھوک دِ لپوش
گریہ کر کر منے ژھیون کلہ پوش   مسہ روش ییرِ و منے مسہ روش
واقف حالو تھو تیم نہ گوش   چھوی ثرہ ینینی بجر گ لوش
عاجز گوو مت بہ سفید پوش   مسہ روش ییرِ و منے مسہ روش
ہنہ ہنہ گو لتھس گوم سوین پوش   سور رو و تھس بہ گوس بے ہوش
رجیدِ ژالہ کوت چھوس سر پوش   مسہ روش ییرِ و منے مسہ روش

۱۹.۹.۷۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"رحیم صاب بھند"

از بیان زبان عبدالقدوس منجہ جان ساکنہ ہاکورہ زیر تحریر سوانح سلہ صاب بزرگامی بقلم دبشاہدہ و صحبت شدہ از محترم سابقہ ہیڈ ماسٹر گرلز ہائی سکول دیالگام محترم غلام محمد و گے۔ رجیدہ فقیر بابا بیٹھ دیالگام۔

پدر عبدالقدوس غلام رسول منجہ خال ساکنہ اسلام آباد اپنی روحانی عقیدتمندی کے یقین میں اپنی ظاہری دنیا کے وساطت اُخروی کے الجھن میں پیرو درویش کے تجسس دعا کے لئے سرگردان تھا۔ اس آرزو کو پورا کرنے میں سونگھتے سونگھتے شمالی کشمیر کے موضع لارکنگن کے ایک چوپان گھرانے میں کسی کم عمر مجنون و مجذوب کے ملاقات کا حس پاتے ہوئے وہاں جاکر غیر حاضر خانہ پاکر چوپانی ریوڑ کے دور چراگاہ تک جاکر اپنی پیاس بجھائی اور کچھ تسلی پائی اس کے اہل خانہ سے مجذوبانہ حالت میں اس کی پرورش، بارگیر ہی سمجھتے تھے۔

آخر اور کسی ملاقات پر ان کے ہی فرمودہ پر موضع ہاکورہ میں ایک چھوٹی سی دکان کھولدی۔ ایام زمانہ گذرتے اس نے اپنے کاروبار دکانداری میں خوب ترقی کی۔ یہاں تک کہ مصروف بیوپاری اور دکاندار ہوتے ہوئے ایک مہاجن شخصیت حاصل کی۔ ربط ملاقات تو غلام رسول منجہ خال اور کاروباری در موضع ہاکورہ اس کا بیٹا عبدالقدوس منجہ خال رہا۔

بہت مدت بعد غلام رسول نے اس چوپان زادے کو شرعی لباس میں پاکر اُ دولہے کی طرح سجاکر گھوڑے پر سوار کرکے یہاں اپنے گھر اسلام آباد پہنچایا اور موضع ہاکورہ میں دومنزلہ پختہ مکان بنوادیا جس کے نچلے منزل میں دکان اوپر رہائش۔ اس کے مطابق دور مہاراجہ ہری سنگھ کے اس قصبہ میں کسی سیاسی تفرقہ کے وقت فقیر رحم صاحب نے یک نفری مٹکہ پر کچھ گیت سنانے کی فہمائش کی جو بار ناممکن تھا لیکن اس کے اصرار پر اندر محلہ میں کسی کو لاکر یہ آواز باہر نکل پائی تو گشتی اور حاضر موقعہ پولیس آکر خاموش کرنے کو کہا لیکن فقیر کچھ نہ مانا۔ پھر پولیس آفیسر نے موقعہ ملاحظہ کیا اجازت دیدی۔ لیکن آواز میں احتیاط برتنے کو کہا۔ یہاں سے متو فقیر بعد کچھ مدت کے ہاکورہ لایا گیا۔ صبح کسی سے تلاوت قرآن سننا، پسند کرتا

اور شام کو سادہ موسیقی۔ بہت مدت کے بعد فقیر دیوسر علاقہ کے موضع گُنڈ گئے اور یہاں وٹنگو میں ایک گھر بنام اکل وانی مقیم ہوا۔ یہاں زیارت نور شاہ بغدادیؒ کی طرف بر جوع محو ہوتا رہا۔ یہیں کچھ عرصہ ٹھہر کر واپس مُڑے اب اس کے یہ آخری ایام وِصال نصیب رہے، واپس آتے ہوئے نزدیک راستہ جموں و سرینگر کے ایک ٹیلہ جہاں کسی ایک گھر بنام (ممہ شیخ) محمد شیخ کے مستقل طور رہا فقیر مجذوبی طرز زندگی میں حلول تھے۔ بازو میں موٹے کڑے، انگلیوں میں دائرے (RINGS) انگلیاں ایک دوسرے سے ملی ہوئیں۔ بے کار بنی تھیں، کسی ایک زائرین و حاضرین کے مطابق اس کے اوپر کے بازو میں کیڑے تھے جنہیں وہ نکالنا پسند نہیں کرتا تھا یعنی

روحی مستی منز اوس فنا فی اللہ ۔ جسدی ایذا اوس لسند غذا

اتھن وابہ انگجہ واٹ لاپرواہ ۔ منزہ بیٹھ کیم آس ذکر اللہ

در جمال جیس اوس رچھان للہ ۔ بابہ رحم چھُ نون فضل اللہ

آخر یہاں اسی انشامدہ ٹیلے پہ آخری پناہ لی۔ اس کے زیر پایہ محمد شیخ کی قبر بعد میں بنوائی گئی۔ روز وصال ۵ دسمبر ۱۹۴۳ء سوموار صبح چاشت بمطابق ۸ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ ہے اور ہر سال ۸ ذی الحجہ اس کی برسی منائی جا رہی ہے۔

مقبرہ اوقاف کے تحویل میں ہوتے ہوئے اس کی احساس ہو پائے کہ ان کے آخری خادم شامل ذمہ داری مقبرہ رحم ہوں۔

بابہ رحم

ہر دِ روس دِم بہار شیأ اللہ ۔ بابہ رحم چھُ نن فضلِ اللہ

شیخ حمزن بخوشنیس تھود ل گاہ — بابہ رحم چھ نون فضل اللہ
آ و خود در وجود شیخ سلطان — در شہود باگران باطنیک خوان
دائم چھ حیات بسم اللہ — بابہ رحم چھ نون فضل اللہ
پیر روحی چھ پیر سلطانس — بعد خود گر یکھ دڑھین جمالس
وقتہ کبس راجس اوس بوسہ گاہ — بابہ رحم چھ نون فضل اللہ
یا تہ روز تھ نہان نون چھ سلطان — طالبس ہر سو چوبہ جران
تاوتمی تھو وتھبکن الحمد للہ — بابہ رحم چھ نون فضل اللہ
چہار سو اوسے سجدہ دوان — کھڑ راوس شرحس پور دوان
مسند طریقت چھے نورِ اللہ — بابہ رحم چھ نون فضل اللہ
روحی مستی منز فنا فی اللہ — جسدی ایذا اوس تسند غذا
تڑھ بلیٹھ کیمی پیران ذکر اللہ — بابہ رحم چھ نون فضل اللہ
اکھن واجہ اڈ نجہ واٹھ لاپرواہ — نفس ماریت پریت الا اللہ
در جمال جس اوس رچھان باللہ — بابہ رحم چھ نون فضل اللہ
ییتھ زمانس منت شکر للہ — جائے پیمی ییتہ زرٹ رحم باللہ
در نیوہ گنج چھے خوانِ اللہ — بابہ رحم چھ نون فضل اللہ
نیر کوڈ رحشن از سلطان — نوڑس مشتاق سورے زمان
رجبید دیالہ گامی قمم باذن اللہ — بابہ رحم چھ نون فضل اللہ

9-11-76

★ ★ ★

وچھوم دیدو جلوہ یار ام شب — گیم میہ سار ارمان پورام شب
مدعائے زندگی بس دراہ ام شب — گیمتر گل تازہ نوبہار ام شب
چھ خود عندلیب غزل خوان ام شب — وچھوم دیدو سجدہ جان ام شب

وچھوم تس جور اندر کرہتھ نور مشعل   چھ الیتاہ منگان کیاہ تھام اِم شب
گھٹے منز نور کی نوراہ وو شلان   چھ جورے رشکہ ستی مند چھان اِم شب
چھ پیٹر کال وحدتس گر کناد اِم شب   رجبیدس کمنس یت کارام شب

6-5-1973

شاہ نعمت اللہ قادری صفاکدل سرینگر

قادری شاہ نعمت اللہ پیر چھوک   بہتین تے گلہ متین دلدار چھوک
صدر دربار جائے تھاوی قدرتن   چھوک امیر زی نظر چانی بیٹھ نے زرن
ازولایت عارفن مہربان چھوک   قادری شاہ نعمت اللہ پیر چھوک
ارض کشمیر چون دربار شوبہ دن   سلسلہ چون ماہ تابان پیچ گون
لرزہ گامتین ذرلنو آزی یار چھکھ   قادری شاہ نعمت اللہ پیر چھکھ
نماتیلو ستی چھم منے لوگمت زونہ گرزن   شاد گوس ییلہ لوزم تھودپایہ چون
بے سروسامانہ منے غمخوار از چھک   قادری شاہ نعمت اللہ پیر چھکھ
بوٗل بہ آس بہر تہ تر دیاری آستانے   عجز و زاری کرمے صبحن شامی
یتہ منے ڈیونٹھ دل شکستن باد چھکھ   قادری شاہ نعمت اللہ پیر چھکھ
چھکھ سخی دم خار اتھ لوشہ ون   زین و دنیا از کر اللہ للہ ون
طالبے اسد رجبیدس میر چھکھ   قادری شاہ نعمت اللہ پیر چھکھ

7-2-1976

بولہ

۲۵

۲۴

کلید گنج سلطان لا الہ الا اللہ   کار بند کل جہان است لا الہ الا اللہ
سالکان را منزلش کوتاہ کرد ازیں فکر   لامکان معلوم شد شان لا الہ الا اللہ
از وجودے ایں لطف حق یافت آدم اصل خمر   تو بہ حق منظور شد شان لا الہ الا اللہ

کس نہ شد رسل الزماں تا نہ یابد مغز این | نورِ محمد جان احد است لاالہ الااللہ
علم کل کل بصارت سیر اسرار محفف کل | محمد رسول اعظم شان لاالہ الااللہ
گنج ازل نور محمد با بہا علی قرار | ذوالفکار ہر پیمبر لاالہ الااللہ
چہ میہ گویم واقف راز عاشق توحید دکان | کرد قبول راز رجید لاالہ الااللہ

۲۵

بوحض چھس خستہ گومت | کنن زاہ چھوی ناگومت
مےٌ گومت یا ہر یارے | ژ بوز کھ ناکھ اشارے
لڑھے منز چھس بوڈ لومت | کنن زاہ چھوی ناگومت
بوٗ نالان آس کوتاہ | چھُ نالن آب میون آہ
رگن خون خوشک گومت | کنن زاہ چھوی ناگومت
عشق پیوم اشکہ سیلاب | گومت کوٗت خون خراب
سفیدس مےٌ کالہ گومت | کنن زاہ چھوی ناگومت
پُر میون گومت مےٌ جگرس | وزِ وزِ تت بوٗ چھو نتس
مےٌ سورس تہ سور گومت | کنن زاہ چھوی ناگومت
ہٗ کورمت عاقلو در | گومت چھوس تہند کھوتہ بد
بہ ماٗنز کریل چھوس شرکیومت | کنن زاہ چھوی ناگومت
سرائے منز بوبے راے | یوان آیم مےٌ برونہ ژھاے

رجید سر راہ چھُ پیومت
کنن زاہ چھوی ناگومت

4-3-1979

٢٦

بیتاب گوس عالی جناب — تھوڈ تُل نقاب تھوڈ تُل نقاب

جسمس منٛز چھم ہنہ ہنہ عذاب — تھوڈ تُل نقاب تھوڈ تُل نقاب

چشمن منٛز گومت چھم سراب — فکر و غمو کوٗر ہس خراب

ژرِ نش بہ ہیتھ آسے کتاب — تھوڈ تُل نقاب تھوڈ تُل نقاب

چھُم نے منٛز حاصل کینہہ ثواب — سُے تھر چھم چھوس لاجواب

در عاجزی چھوس آب و آب — تھوڈ تُل نقاب تھوڈ تُل نقاب

زانیت گناہ چھم بے حساب — رود دکھ توے زولیوش جناب

رود دوم بہ دنی کینہہ آب و تاب — تھوڈ تُل نقاب تھوڈ تُل نقاب

مُشر تھ بہ حق گو در شباب — اظہار کرہ کیاہ چھوس ذباب

مستی ہنٛز بیوس ژردِ ذلاب — تھوڈ تُل نقاب تھوڈ تُل نقاب

سایل بو پیش بو تراب — فلا تنھر شو بیم جواب

ژھنہِ غنچی ساری طناب — تھوڈ تہ تُل نقاب تھوڈ تُل نقاب

دیدارہ موکہ چھُم پیچ و تاب — و چھِے بو رُوے پھولہِ وُن گلاب

اَنہ گٹہ کھسہ زن آفتاب — تھوڈ تُل نقاب تھوڈ تُل نقاب

عاملن تہ عاشقن ژہ محراب — آس خستہ گی در اضطراب

رجیدس کرِ ڈنی لُعاب — تھوڈ تُل نقاب تھوڈ تُل نقاب

16-3-79

٢٩

آر ییہ نے میانہِ بیرو ژرے لگے — خستہ دل چھوس بستہ گو دمت ژرے لگے

کوت کالا دربدر روز لوز تم   یاد منے پھلی گل رولیس ثرے لگے

یامہ رچیم مجنون نراس ثرے پتے   سنگسار گوس دل عاجز ثرے لگے

پیرہ وختم یوت راہ مئے کیا کھوتم   سر راہ پیوس اشکہ تر شرے لگے

بادہ کس حال بے کسن کوس ثرے سوا   مسکین گوس بٹیس کینس ثرے لگے

دھکہ زدھ سی دکہ لائین چھاروا   یتیمین الیستادہ کرنس ثرے لگے

دہ دبدن مئے ودنسی کیہنہ چھم نہ زھین   عاجزن پرسان تل نس ثرے لگے

آستانن گت گرگر ہرتہ پیوس   مرتھ ونی دیم زندگانی ثرے لگے

سادس میہ نادنی تھاوم زہ کن   عام وخاص منز میہ گیلان ثرے لگے

آدہ نی میہ وعدہ کورتیم یاد باد   ساتہ ساتے ساعتے حسینس ثرے لگے

چون دامان میہ رٹم یامن لگھ   صبح وشامن جگر پارے ثرے لگے

عشقہ نارن سور کرتیم جورزن   برھ گوس لوی یادنی سرے لگے

منز جہالس تن تنہا چھوس پیومت   سر ازل پیچ ناونس ثرے لگے

چھوس لورجید معصوس ثر یر گوم
معصوم عمرے ذکر لوز نس ثرے لگے

5-2-1976

ھا۔ہُو۔ حَے چمَن چمَن

سوداۓ یار بمَن بمَن
ہا ہُو حَے چمَن چمَن
کعبَس کمہ سوے گژھہ بو نمَن
ہا ہُو حَے چمَن چمَن

توندرِنی ژھٹہٕ ییمی دٲرے تَن
نارس اندر نوٗر پآد سپدَن
خونَس پنہٕ نِس تِم کران
ہا ہُو حَے چمَن چمَن

سَتہٕ درِ یاو گژھہ سوٗتھی ژٕ گنڈَن
رنگہٕ رنگہٕ آبَس پوش چھی پھوٚلَن
بردار انا الحق یاز سپدَن
ہا ہُو حَے چمَن چمَن

آدم آسس بو چھُس آدَن
ینیمس تام گوس تِرے گنٹرَن
اُلفئے ہتّول ڈرام ہیف ....رَن
ہا ہُو حَے چمنَ چمنَ

بَرَ دِتھ ہانکل پچھے عاآرفَنَ
کمیَہ کمیَہ طوطہ آیہ کلمَن
ہمیتھ ییتہ نیتھ کیا گو گوشَن
ہا ہُو حَے چمنَ چمنَ

حسین انہار ح حاآرتن
حے سُرمے دوّن چشمنَ
آب حیات دروّگ ظلماتنَ
ہا ہُو حَے چمنَ چمنَ

مجنوُن اُبنی ہتے راوَن ظوّن
تتہ نو گرنڈ چھے کوُن پاپَن
رجید محو روز انفاسن
ہا ہُو حَے چمنَ چمنَ

25-03-1964

شاہِ ہمدانؒ

عاجِز گوس بوزتم سیر لاچارٕن چارٕ گر چھکھ اَمیر
توٚ دَرتن کوٚر نکھ دینگ اَمیر
تھَف مےٚ کرتَم یا حضٕ اَمیر

چانہِ یِنہٕ کُفر گوٚے لَتہٕ مۆنجہِ گیر گٹہٕ ژٕج گاش آو یا اَمیر
ثانیِ عَلی چھکھ با تدبیر
تھَف مےٚ کرتَم یا حضٕ اَمیر

تھَدِ پایہٕ چھکھ وٚلی حاصِل لعبیر دینِ اسلام ژٕ تّے چوٚوتھ شیر
آسم چون لَلہٕ وٚن در کشمیر
تھَف مےٚ گرتَم یا حضٕ اَمیر

پَٔرتھ چھِم چانی چھکھ مردِ پیر کرتَم یاری پیشِ قدیرؒ
لیکھہٕ ناوتَم مےٚ خوش تقدیر
تھَف مےٚ کرتَم یا حضِ اَمیر

گوس لاچار چھُس دَر زنجیر موکلاوتَم چھکھ میوٚ نے پیر
تنگ دس گوٚمے چھُس دِلگیر
تھَف مےٚ کرتَم یا حضٕ اَمیر

وُنِ کالک چھُس گومت اَسیر ہیتم اکھ خبر یا حضٕ اَمیر
کیا وَنہِ رجید گومت گیر
تھَف مےٚ کرتَم یا حضٕ اَمیر

توبہ بارگاہِ الٰہی

چھم نہ خبر کتہ سیدم یم خطا
ولنہ آسے زالہ سے بہ اے خدا
تلم کیتاہ منے سفر کیاہ چھم راہ
چھم نہ خبر کتہ سیدم یم خطا

خوان میونے ڈدی ڈدی گومت سیاہ
ولنہ یلوے برتھ آیم سارک ہا
چھس موژیومت ٹھولسے منژ مولہ ہا
زون لج ہتر زونہ گوم بدحال ہا

دوبی وانے چھلی چھلی گیم ریلہ ہا
ودہ نی دوبارے شیر تم یم کریلہ ہا
موردگومت زندہ پالس خارہ ہا
والہ والشے لوگس گتیم یارہ ہا

زلو منے تھچسم ونہٕ کوتاہ بے کسا
گلہٕ منے لوٚسم منگی منگی تیرٕ نا مدعا
پیوس لوٚستھ وو ٹی تلم تھود اے قادرا
جاے گژھہٕ چھم بنیہ چھپنس اے شہا

آس ترآوت ساری وٕین اے خدا
بخشتم خیرات سوزتم جل شفاء
میوٚن توبے کرتہٕ قبوٗل بارگاہ
رجبیدٕ رستگار گژھہ درجہاں

چھم نہ خبر کتہٕ سیادم یم خطا
ولنہٕ آسے زالہٕ سپے بہٕ اے خدا

2-1-1979

کاہم غم تہ بینیہ پریشآنی
پیرِ حق قادر جیلآنی
پیرِ چھم آش چآنی مہربآنی
پیرِ حق قادر جیلآنی

گٹہِ منز ییک آن گاش اَنتم
اعلان تھذرک ژرہ لاثآنی
زخمی دِل پھوٗلہِ لافآنی

پیرِ حق قادر جیلآنی

لاچارَن چھُکھ وردِ زبآنی
ییمتین چھُکھ ژرے تُلآنی
مُردے زندٕ آٗکھ کرآنی
پیرِ حق قادر جیلآنی

شوٗبنا تم پتھریم چآنی
بے کس حال ژرے یاوآنی
راہ ھُدایٔ تھڈی کار چآنی
پیرِ حق قادر جیلآنی

کاہ نوو سارنے چھکھ زانی
وِرد ہر دَم غوث اغثنی
دَر وُسیلہٖ ژِہے دمہٖ ہیوانی
پیرِ حق قادر جیلانی

فیضُک دُری یاو ژٕ گژانی
شور و شرِ دَرُنے، جیلانی
چانے کراماتھ چھِ تابانی
پیرِ حق قادر جیلانی

پیرو دُچھ حض اہرپہ سانی
غوٗتُک نارِ چھُس پیچانی
کارِ رجیدِ بنتہ آسانی
پیرِ حق قادر جیلانی

تحریر 12-2-1474

تعارف

زیر سرپرستی پیر اسد اللہ محو سلسلہ نقشبندیہ کے یہ مناقب اس کے عشق وبقاء میں ندامت گوئی کا برملا اظہار ہے گو کہ اس وادی میں تب اور اب اس سلسلہ کے دامن گری بہت مشکل پڑتی ہے، جہاں صداقت گوئی، حلال خوری انتہائی پاکیزگی اور بلاناغہ سحر خیزی بنیادی امورات شرط طالب ہیں۔ اس لافانی دستور دین میں منازل روح اور پرواز کے مدارج ناقابل گو عنبریں شاہدات نصیب ہوتے ہیں۔ طالب ہر طرح اتباع میں رواں دواں گذار ہے لیکن حیرت وحسرت کے اس دنیا میں کشش سلطان العارفین کی قوت حاکمیت میں رنجیدؔ کو یہ وہم وگمان تک کیسے گذرتا کہ اس فولادی حصار سے نکال کر راقم کو ایک تو، درویش کی خدمت بشریت پار بلکہ بجز جوش دوئی کے اس کا لاثانی شریک حیات کا عہدہ نبھانا پڑا یہ حکم خود بذاتِ سلطان العارفین تسلیم کئے بغیر چارہ نہ رہا۔

سخنوری کے دنیائی عکاسی دور تا دور ملاحظہ ہے یہ دورِ جناب نقشبندیہ کے رجوع پیر بہ ندامت والتماس پیش ہے۔

جی۔ ایم۔ رنجیدہ فقیر و نادم

پیر جھسم میوٗن نقشبند مُشکِل کُشا
اَمہِ دربارہِ راہ ہُدیٰ حاجت روا
دآدکی لدٕنے دآدکی ژِلَن غم دَفاہ
مہرِ سیتی خوش چھِ سپدان یژتھ اکھاہ

پیر جھسم میوٗن نقشبند مُشکِل کُشا
شانہِ بوڈٕ تھوٗد قُدرتن کوٗرمُت شہاہ
نبیٔ لیٚس پَت ہر نفس کورمُت فِدا
نادلایان ژِی گُنے جھُس بارجاہ
پیر جھسم میوٗن نقشبند مُشکِل کُشا

آغہِ میٚشانیو گوٚس لاچار بیٚیہِ تباہ
یژِھ سان آس یژھ بران جھُس بےکَساہ
چانہِ دربارہِ جھَسم سخاوت گُکھا
پیر جھسم میوٗن نقشبند مُشکِل کُشا

سفر تُل تُل دِلہٕ ہے گاٛم پارٕ ہا
بے کسی ستی چھُم منٛے جگرس خار ہا
دِل منٛے اَنتم ژرے، بجا چھُے دستہٕ گاہ
پیر چھُم میوٚن نقشبند مُشکِل کُشا

یوٚد بہٕ ژھارٕ نہٕ تیوٚت منٛے گارتم حبزراہ
نظرِ چانے سَیدے بہٕ قُطبیاہ
لَغزشو ستی عمرٕ گاٛمژ چھَم فنا
پیر چھُم میوٚن نقشبند مشکل کشا

بے عمل چھُس اَز ہدایت دِم پناہ
سِلسلہ در سلسلہ چھُے اِنتہا
چھُس بہٕ رچھیدٕ بُڈ چھُم چانی بارگاہ
پیر چھُم میون نقشبند مشکل کشا

اقتدائے مصطفےٰ چوں مصطفےٰ
عابدو عاملٕ مربی بے پناہ
ناد لایان ژٕ نیٚے گُنوے چھُس بار جاہ
پیر چھُم میوٚن نقشبند مشکل کشا

06-05-1973.

داوتھ

سالہِ ییہِ نا خواجہِ سۄ نے بوزِ نا
بہ چشمہِ ووٗتھرِ س اگتنا گرِ میٚ بے بوزِ نا

کوت کال ییٚنہِ منتظِرِ گوم ییہِ نا
مِسکینَس اَچھ منّے لو سنم بوزِ نا

دِلبرَن کوٚہ دوٗر ہیٚتھ نم سوٗرِ گوم
سینہِ مُژرتھ کال بادَس بوزِ نا

ہاے کیاہ بنیوم شہمتن وول میٚ نال
پائیمالس تھوٗد مُلم ووٚنی بوزِ نا

آس گَلنے مُفلِسا شینہِ مۄآنی زَن
ناتوانس نابکارَس بوزِ نا

دادِ نے منّے لاد گۄشِرِم کوٚت گژھے
بیمارَس سُے طبیبا بوزِ نا

منٛز جہانَس پامہٕ رٕٹی رٕٹی ٹوٗینہ گوم
تنِ تنہا کیاہ مےٚ گدٕریوم بوزنا

سَر راہ پیوس ناد لاے کَس گٔنےٚ
دستگیر اَتھ کرُم وونی بوزنا

چھُس بہٕ رٕچھیار آو لٔنِس منٛز پیومُت
ننہِ بازر پٔردٕ پوشس مےٚ بوزنا

10-12-

چانہِ دربارِ خستہ دِلَن چھُے شفاء
اَلمدَد اے خواجہ مُشکِل کُشا
بے کسَن تَے بے سرَن چھُکھ سَردَرا
اَلمدَد اے خواجہ مُشکِل کُشا

چانٛہِ وَتھ ییمی رُٹ بنیوے سُے شیر شاہ
خاموشی منٛز چھِہ رِتم وَحدَت نُما
یوٚد گژھن تے کانٛہہ تہِ نوٚ چھُکھ ثانیا
اَلمدَد اے خواجہ مُشکِل کُشا

در تَن دمَن چھِہ صفائی بوٚڈ مرتباہ
چانہِ اِرشاد چھی بنان رِتم پُرضیاء
سیرِ یزدان دیدَد دِل رہنُما
اَلمدَد اے خواجہ مُشکِل کُشا

سِلسِلہِ چانہِ ہمہ اوست چھُے اِبتدا
کانٛہہ تہِ نو غیر جُز اِبلیس در جہاں

چھکھ سِپر ہر دَم گران چھکھ یاریاہ
اَلمدَد اے خواجہ مُشکِل کُشا

ہوش دَر دم نقشِ اللہ نقشبند
از مزمّل صوفِ اللہ چون وچند
منزلِ یاد نِگہداشت چھےَ بے ریا
اَلمدَد اے خواجہ مُشکِل کُشاہ

نقش اللہ یس سَینیو گوٗے رُستگار
نقشِ باطِن بانصیبس بے شُمار
گارتم از نظر خود جل لااللہ
اَلمدَد اے خواجہ مُشکِل کُشا

رجبِید چھس طالبے ماہِ چہار دہ
قادری فیض دایمی کُن یازدہ
سہروردی سُلطان مخدوم بےبہا
اَلمدَد اے خواجہ مُشکِل کُشا

31-01-1961

خواجہ مشکل کشا

خواجہ مشکل کشا بادسگاہ   ربّ العالمین کو رمت شہا
ذاتن دیت نس نور بے پناہ
خواجہ مشکل کشا بادسگاہ
فرمانِ آنحضورؐ پولن دائما   تزدون نہ سُنت مستحبا
ہر دم محو دم لا اِلہٰ
خواجہ مشکل کشا بادسگاہ
باریاضت حاصل تصوّد مرتباہ   شرح پور زانتھ اونن بجا
خالقن سالکن بنہو رہبرا
خواجہ مشکل کشا بادسگاہ
فکرِ تمی تورنس ذکرِ دائما   عشقہ دریاوچ ہاون وتھاہ
رندن زندگی دِزہبن لاطماہ
خواجہ مشکل کشا بادسگاہ
کرکھے جبرُت وچھ لا اِلہٰ   لاہوت ناسوت بنکھ بینا
رجید لولہ تار کر زہنے صدا
خواجہ مشکل کشا بادسگاہ

20 - 11 - 1963

شیاَللہ یا شہہِ مشکل کُشا کرتم نظر
دا آدی بلنم غم ژلنم یکسر شیاَللہ کرتم نظر

سینہ چانے ہجرہ پھوٹمت دِلپے لوہے تبر
چشمِ گریان چھس در بدر شیاَللہ کرتم نظر

خونِ جگر وُڈ مئے ژانگے چون پئونیر چھس فنا
عار ہیہ نے چھم مئے ار ہسر شیاَللہ کرتم نظر

نالہ دِی دِی نار پہ دوڈس سوزر گو مئے درشباب
زار لوز تم چھم مئے تھر تھر شیاَللہ کرتم نظر

مُدتھاہ گوم کران عرضی گوش تھاوم بے ہوشس
معصوئس گوم زیر و زبر شیاَللہ کرتم نظر

پیر نے بووم یہ سر نقشبند با لآخر
تتہ اسد شوبان زبر شیاَللہ کرتم نظر

شُری پانے گوم آلو گاشس ہوونم باہمہ
تنہ زجیدہ محوِ بازر شیاَللہ کرتم نظر

25-9-1972

دادِ نے منّے کرتم ژرے دَوا — اے خواجہ مُشکِل کُشا
غَمہِ وِرے یہ کوْرہت چھُس تباہ — اے خواجہ مشکِل کُشا
سَرتراد ِلُس چانہِ ڈیڈِ تَل — تُسَ از وسالت بنان حَل
ژرے نِش شفا دادِن دوا — اے خواجہ مشکل کُشا
ژرہ دِہن وَتَن دِلدار چھُکھ — تہندِن اَکھَن منز ذوالفقار
توہ چھو صفا پیش مُصطفےٰ — اے خواجہ مشکل کُشا
بوْزم ژہ چھُکھ ہمیشہ تَلن — چھُکھ بے کَسَن غمخوار بَنَن
مِسکینن سوزَن ژہ جاہ — اے خواجہ مشکل کُشا
ژرے چھُے جلال بالا جمال — شرعس منز نوُرہ چھُے کمال
ژرے چھُے طریقت بے نوا — اے خواجہ مشکل کُشا
جانے وَتے بیٹھ یِم فِدا — آسَتھ گدا بنان شاہ
حاصِل ژرے حق چھُے دستگا — اے خواجہ مشکل کُشا
چونے اِسم خود ردُّ البلاَ — جِنا تُس تہنْد ژرے زلزلہ
نشہِ پیرسے دژام کُل مُدعا — اے خواجہ مشکِل کُشا
از ہر طرف ییسّاہِ پیوس نَتھر — اَدِ پیرنے وُنہ نم خبر
ہوونم منّے ژرے صاحبِ عطا — اے خواجہ مُشکِل کُشا
شُرحک یہِ شاہ اسد — یِم گھوُل نخوت بَنیِٕ حسد
آسَتھ رجیدہ خوش گوس واللہ — اے خواجہ مُشکِل کُشا

خواجہ سُنار دربار آس لاران — ہیمیہ شایہ مشکلن بنان آسان
ہیمتین پرمان پانہ جُھکہ کران — خواجہ سُنار دربار آس لاران

پیر میانہ ہنہ ہنہ آس بہ دزان — حال کس تے سوا گرشہ باوان
پامہ زد عُمرے آس سوران — خواجہ سُند دربار آس لاران

زلیوڈھ بیوم مٹے سفر گوس ناتوان — ہنہ ہنہ غمہ وے آس بہ ہران
شب و روز محشر جچس للہ وان — خواجہ سُند دربار آس لاران

سارہ وے تڑووس کاہنہ تہ پڑھان — مُند حیتھ روُ جھم ووہ نی جوین دامان
منہ ہتم جُھکہ شرحک پہلوان — خواجہ سُند دربار آس لاران

شرحس منتر جُھکہ روشن جہان — ولی ئین اسم جُھبے ذکرِ منان
ذکرِ ستی خام گونُد بُختہ کران — خواجہ سُند دربار آس لاران

آسے ژھنڈتھ بہ کوہ بیابان — بے مثل دَر عباد بیان القرآن
محمد شاہنہ پیغمبر جُھبے مہربان! — خواجہ سُند دربار آس لاران

قادر محی الدین توصیف جانی بَراَن ‏— سوٗتے بُخارا اوس مُشکان
تاجِ سُلطانی برسرِ ژِپ زہ لان ‏— خواجہِ سُند دربار آس لاران

ذکرِ حق بہ ارشاد آس تھہلان ‏— راہ سلوک راہِ رحمت فرمان
شب و روز دیدار محوِ یزدان ‏— خواجہ سند دربار آس لاران

پیش دربار لب بس ھو اللہ وان ‏— درجہ بصارت یوم ھو فی الشان
رحبید چوٗنے نقش نقشان ‏— خواجہ سُند دربار آس لاران

سائیس تل رحیم بخشم خطا　　خواجہ مشکل کشا چھم منے پناہ
لاچار ہیے کرتم اکھ نگاہ　　خواجہ مشکل کشا چھم منے پناہ

شب و روز کران چھس التجا　　بار گوب گوم ژالہ کوتاہ
بے سر و سامان چھس بہ دنیا　　خواجہ مشکل کشا چھم منے پناہ

گمراہ رؤدس گائیم خطا　　توبہ چھس حقیر بے زادِ راہ
کاستم منے زنگار براہِ خدا　　خواجہ مشکل کشا چھم منے پناہ

سلسلہ چون تھود دل باصفا　　ذکرِ خفی ستی یتم ہمراہ
سفر در وطن چھے تھود مرتبا　　خواجہ مشکل کشا چھم منے پناہ

پانہٖ آں جنابؒ چھے راضی باللہ
سے سند ہیتھ آس شیاً للہ
رجید ہیتھ امید مشکل کشا
خواجہ مشکل کشا چھم منے پناہ

20-1-1977

بابا چشتیؒ

انسانی اخلاق اور ہمہ مذاہب استعمال مُسکر اور نشہ ناجائز قرار دے پایا ہے اور خصوصاً دین فطرت اسلام میں کسی بھی نشے کو قطعاً اجازت نہیں۔ بدقسمتی سے جو انسان دائرہ مذاہب سے ذرا دور ہوتا ہے تو مادیت کی اندھیر حرص و آز اس کے موئے موئے گھیر لیتے ہیں۔ اسی طرح کثرت دولت اور کثرت غربت ایسے نشوں کی طرف جھٹاتی ہے کہ اخلاقیات کی تفاوت اس میں موجود نہیں رہتی اور خصوصاً کسی قوم کو غلامی کی زنجیروں میں پھنسانے کی یہ مزے دار ہلاکت ہے۔

اس ریاست میں زمانہ قدیم سے یہ بھنگ نوشی آئی ہے اور بے کاروں کے ایام عمر گنوانے میں کارآمد رہی ہے۔

جدید دنیا کے ذرایع رسل و رسائل نے اسے ہر جگہ پہنچانے میں مدد کی جہاں یہ نو نسل کو کھینچتی ہے وہیں اس کے تدارک بہت کم ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ اس نشہ کو پیئے اور استعمال کرنے والے خود کو قادری، چشتی موسیقار کا فتوی دیتے ہیں یا خود کو صوفی کہلاتے ہیں جبکہ اسے نسبت بہ بزرگان دین کے قطعاً ناجائز اور بارِ گناہ ہے۔

اہل شریعت کے مبلغین کا فرض ہے کہ وہ زیارت ھند النبیؐ کے ذمہ دار اراکین سے توسط کر کے اِسے باضابطہ اعلانیا اور عملاً ناجائز قرار دیا جانے کی کوشش کریں۔

یا محی الدین چشتیؒ

اندرِ یمہِ واوِ طوٗفانٕے یہِ کشتی
رٔٹِھتھ نَم لاگتَن بوٗٹھ میآنٕی کشتی
ہیوان ؤسی ہستی یمہِ جایہِ نیستی
مدد کر یا محی الدین چشتی

چھُ یژاران دل شِکستَے آرٕکتی!
کرِان چھُکھ بے کسَن ژٕے سرپرستی
دِوان حاجات چھُکھ ژٕے دَس بدستی
مدد کر یا محی الدین چشتی

ژٕے کھوٗلتھ عُشقہٕ دفتر عُشقہٕ مستی
کران مَرہم چھِ عاشق ترٕکشہٕ ہٕستی
چھِ لایان کرِیکھ دَمہٕ ٹھُکھ بَرٕ گمتی
مدد کر یا محی الدین چشتی

ہندس چھک خواجہ اول چھک ژٕہ چشتی
ہنت چانی ژٕے لاجت پاک بستی
ژٕہ وصلِ ذات کاسان تنگ دستی
مدد کر یا محی الدین چشتی

کوٗرتھ ییلہٕ ژٕے سکوٗت بٔرجان پستی
ژٕ دیوار یادٕ گے جل سوز گشتی
ژٕ اجمیری ژٕ چستی میم مستی
مدد کر یا محی الدین چشتی

ژٕ بیم شرع پنہاں لرزہ ہستی
چنگی در گور اوسے دردِ ہستی
نیر چانی عشقُک نوٗر مہرہ ہستی
مدد کر یا محی الدین چشتی

چھِ عاشق تار وایان دل پرستی
چھِ جگرک خوٗن زالان شمع گیتی
رچھنہ بیتہِ بے ریا گوژہ فقر و مستی
مدد کر یا محی الدین چشتی

29-11-1980

ہی مالہ ناگرائے چھم سفر پاون
پیرہ ہند ہیر للہ ناوان چھس

وِزہ وِزہ کوہ چھم ٹلی آزماون
پیرہ ہند ہیر للہ ناوان چھس

ہیتھ کرِی کرِی چھم مولہ ہٕراون
وٲنِن منز چھس تھان ڈولان

فرہادس پیٚوو اَڈہ وَتہ تاون
پیر ہند ہیر للہ ناوان چھس

اَز لے وَیِیے لوٚگس پامن
صُبحن تہ شامن چھم دشمن

جَامن وزِ وزِ چھم چاک دِیادن
پیرہ ہند ہیر للہ ناوان چھس

گا بے کھاجِ نَس بنیہِ وآجِ نَس بالَن
أندری توندرس لآجِ نَس بال

گولنَس معصوم شرعیکی باون
پیرہ سند سپر للہِ ناوان چھُس

ترووںَس تہ تھوونَس خلوت خانَن
منے آستانَن کور ورتاو

دَشہِ منے گنجس لوگنس داون
پیرہ سند سپر للہِ ناوان چھُس

ہمنہِ ہمنہِ ولیسے چھُم چھندہ راون
خاموش کرِ ژی نَس اثباتن

رجپدس دِلہِ کلمہ برناوِن
پیرہ سند سپر للہِ ناوان چھُس

12-12-1973

سرِ نوشت میری پہ ملاحظ ملامت
پرِ رندوں کی دنیا میں آتی نہ قیامت
سکوت میں تیر بازی شرطیہ ہے دوستی
کانٹوں کی لڑی میں پائی ہے سلامت
جادوئے سخن تیرے حسرت آہ و بکاہ
خرقۂ رِند ناموسی میں دشمنی ہی حلاوت
خرد کے گنجینوں میں سچ جھوٹ اُبلتا پھوٹتا
بصیرت کے جنوں میں عدوئی ہے تفاوت
طائرِ بے نشیمن کو شجر سے کیا واسط
ارض وسما صبح و مسا ناپید عمارت
شعورِ وفا عبث فراموشی بنے دستور
ازل کے وعدے پُر نم فصاحت و بلاغت
سوزشِ ہجر بے چین افشائی ٹھہرے سیف
نزدیکی کی نفرت خوئے شمع ہلاکت
سرِ ملا پُر جنوں سر ناز استغفراللہ
تنہائی کی وادیوں میں رجبیدہ کرامت

۳۱ جولائی ۱۹۶۷ء

جستجوئے راہ مولا میں طالب کی ہمیشہ خواہش ہوتی ہے کہ مرشد اسے تھوڑے عرصہ میں بالغ درجہ تک لائے۔ لیکن راہِ سلوک میں پہنچ پہنچ کے بھی سیر تسلی نہیں ہو سکتی۔ عہد وزارت صحبت سلطان میں ہوتے رہتے ہوئے بھی کب اس بحر کی تہہ نظر آپائے ـــ رجبیدہ

آسہِ یَس پیر سُلطان   آسہِ ناتَس تہٕ گیلان
سُے آسہِ نا توشان
آسہِ یَس پیر سُلطان

اَسہِ گرٛدھِ بَنُن سامان   زان تَے عالی شان
آسہِ ہے بہار روزان
آسہِ یَس پیر سُلطان

زانہِ کُس شان چوٗنے   شوٗژھین نگین جرٕنے
روزیاه در اِمتحان
آسہِ یَس پیر سُلطان

فنا فی الشیخ یَس غرض   حُبہِ صدیقؓ تَس فرض
دَمہٕ دَم تَس پُرسان
آسہِ یَس پیر سُلطان

حُکمس چھے تابع زمان سُلطان چھکھ حُکمران
آسہِ چون دَکنے گگان
آسہِ یَس محبوٗب سُلطان

اَز ولایت چھے تئے خبَر چھکھ وُچھان ساَنی اَرِ سَر
بے عار بَنَن چھا جان
آسہِ یَس پیٖر سُلطان

اُمید چھاَنی بے شمار چھاَنی تاَریٖف اذکار
دِیہِ نا پامہِ بے گان
آسنہِ یَس جلال سُلطان

رحیٖم وَنہِ کوتاہ طاَلبس طاَلبن . زنگاہ
مَنشر جہاں روزِ پرژزلان
آسہِ یَس پیٖر سُلطان

03 = 02 . 1977

میانہِ سلطانہ

مےؔ حض رُوْ چھمت چون دامانے
میانہِ سلطانہِ میانہِ سُلطانَے

زُو میوٗن یژھتہ حَض قُربانَے
ڈیڈ تل بہ چُھ سَے پڑارانَے
کر حَض جاؔری یہوے فرمانَے
میانہِ سلطانہِ میانہِ سلطانَے

جاےَ تَھذَرس ژبےَ کوہِ مارانَے
نوٗر چون ہر سوٗ تابانَے
ذرہ ذرہ تی کران بیَانَے
میانہِ سلطانہِ میانہ سُلطانَے

دآدکِ لَیہ نے چھِ دآدکِ بیتہ بلانَے
یتیمین پُرسان چھکہ کرَانَے
شئیً للہ دِتم پرَوانے
میانہِ سُلطانہِ میانہِ سُلطانَے

کٕمہٕ حالَس مێٚ چھُکھ سَنانَے
روزا بہٕ یوت غاٰرزانَے
چون آستھ بہٕ روزا بےگانَے
میانہِ سلطانہٕ میانہِ سُلطانَے

شب و روز گَتھ چھی ژٕ کرانَے
اعتقادَس رآچھ چھُکھ کرانَے
ساری مِلت یێتہِ چھِ سنبھلانَے
میانہِ سُلطانہٕ میانہ سلطانَے

نُنز کراماتھ چھُکھ ژٕ ہاوانَے
فیض چون ساری چھِ تھپکانَے
تاپێتس رآضی چھُکھ ژٕ کرانَے
میانہِ سلطانہٕ میانہِ سُلطانَے

صِفت رب العالمین ژٕ پٕرزانَے
ڈُلمتین وَتھ چھُکھ ژٕ ہاوانَے
حُکمہٕ چانَے بہٕ چھُس حکمرانَے
میانہِ سلطانہٕ میانہِ سلطانَے

بجَر چوٗن دِہنٛس چھُہ تابانے
حیات تو ہہ نِشہِ چھُہ شَنانے
از اویسی رازٕ روٗح باوانے
میانہِ سُلطانہٕ میانہِ سلطانے

تَھدِ پایہِ چھُٹک وُچھان لوٗزانے
کانہہ نہ حص خاؔلی ییٚتہِ نیٚرانے
رجبہِ چوٗن توحید بَرانے
میانہِ سلطانہٕ میانہِ سلطانے

2-3-1983

سلطان العارفینؒ

بوز میانی عجز و زاری — کاسہ سلطان خاری

آس اتھ داری داری — کاسہ سلطان خاری

ڈزِتھ گوس بیقراری — شب و روز گوم ناری

گژِ منے علاج ساری — کاسہ سلطان خاری

آس پھیرتھ ژہ یاری — ٹھکتھ بیوس بازاری

ٹبنتھ آم کرُم یاری — کاسہ سلطان خاری

منے گوم جگر اجاری — تیٚنگل منے گام لاری

کرہمیا آب یاری — کاسہ سلطان خاری

کژِم دادلو کاری — غمو ترٲوِم بمساری

تراوم ملالہ ساری — کاسہ سلطان خاری

ہرے چانے گُل کاری — وتہِ چانے عنبر فواری

چھُ لوکُک گاہ ژہ یاری — کاسہ سلطان خاری

دِنے کیتہ لاچاری — سراپا چھم آواری

کرُم ارمان ساری — کاسہ سلطان خاری

رچھم زیرِ سایہ باری — کریو نن تاجداری

رحبیدس رستگاری — کاسہ سلطان خاری

27-9-1972

کوہِ مارانس پیٹھ جَلوہ گَر
حَض سُلطان چھُ بندہٕ پَروَر
نوٗرِ یَزدانس کران لٕلہٕ کھوٚر
حَض سُلطان چھُ بندہٕ پَروَر

تھٔنِکِھ یُس نادلاے ژٕنے بَردَر
مہرٕچ نِگاہ چھُکھ کران سَربَسر
ناشاد دِلٕنے کران خوشتَر
خَض سُلطان چھُ بندہٕ پَروَر

تھزرُس کھوٗلتھ ذِکرِ دَفتَر
مَشلَن کران چھُکھ نِگاہ باہر
مِنتس منتظرِ ہر فرد وبَشر
حَض سُلطان چھُ بندہٕ پَروَر

عاصیَن توبہٕ دِتھ بنان رہبر
دینِ اِسلامُس دِوان تھزر

عَدُلک حاکم کاسان شَر
حَض سُلطان چھُ بندۂ پَرَوَر

فیضَس وہ میدوار ہِنْد سِکھ گبر
چھُس نام مُسلِم بَنتَم تھفزر
سُکلمہ کہِ پاسہ بُنتَم غم خور
حَض سُلطان چھُ بندۂ پَرَوَر

تاریف چائی کَران کوتَر
چانہِ دَربار نورِ آل سرورؔ
نبی یِنؔ لاگئی پانہ شہۂ پَر
حَض سُلطان چھُ بندۂ پرور

آمُت بُنتھِ چھُم چھُس دَر سَفر
عاشقے گارتَم بنتم سِپیر
رجید آلو دِوان موخَر
حَض سُلطان چھُ بندۂ پَرَوَر

23=01=1974

دادو بیداد بوزتم سُلطان راضی روزتم
عجزو فریاد بورتم سُلطان راضی روزتم

گاہمت مئے جگرس کباب دزہون نار پُر حباب
دٔدی ہتِس آب شیٖر تم سُلطان راضی روزتم

کُوتاہ وَنے کیاہ گوم زخمن مئے نون ہیوم
نظرِ اکہِ نار شیٖہلیم سُلطان راضی روزتم

نفسن مئے وَتھ راوِہم غارس مئے ہارے زوگم
شرمسارس مُلی مئے ہیتم سُلطان راضی روزتم

رِکبرِ کی جامہ لاگم مکرِ کی دِیار ہاوِم
باز آس راز بوزتم سُلطان راضی روزتم

سَتھ مےّ چاڑُنی روزہم ساتھاہ ودنی بوزُم
نُنی وکالتھ مےّ کرتَم سُلطان راَضی روزتَم

آغو کَس بہٗ وَنےَ تِم ما مےّ پاہہ دِنَم
دامنَس تَل رَچھتَم سُلطان راَضی روزتَم

پیرو چُھڑ سے قرضدار دُاد سُنی چھم غائبدار
چاڑ مےّ علاج کرتَم سُلطان راَضی روزتَم

۲ ناموہ خاص الخاص
1 غائکمو دَرخاس چھُم ۳ از مےّ رستگار کرتَم
پیش آں جناب گارتَم ۳ سُلطان راَضی روزتَم

رَجید گوس بےتاب نورِ سُلطان بےحساب
نظرِ بے حجاب تراوتَم - پیشر آ وخند
سُلطان راَضی روزتَم

۰۹=۱۱= 1963

داوَتھ

سُلطان یِیہ سونُے
پیر بوزِ اَز میونُے،

وَتیرِ دُکھیِ مُشکِنی دار
سانہِ گَرِ پیر اَز قرار
کاسِہ اَسِہ زوُنہِ گرُونُے
سُلطان یِیہ سونُے

پَتہ پَتہِ کوہِ ماران
پیرس چھُ ژھالہِ ماران
باغ اَز پھولہِ سونُے
سُلطان یِیہ سونُے

پیرو تُلیمِ سِتمَ
وونی ژے مُلی مئے ہتیمَ

تراوتَم مَلالہِ پڑونُے
سُلطان ہیہِ سونُے

سَنختہِ یَو کَرِی منٗے کَباب
خَدہِ زَوس گوس بے تاب
مُنتظرِ سگ چونُے
سُلطان ہیہِ سونُے

شاہا گوس ناتوان
پوس دوُر بے پُرسان
منٖیزرِ سون کار چونُے
سُلطان ہیہِ سونُے

پڑاران اَسی چھی مُرید
شوبہٖ دِنی چانِی زرخرید
رجیٖدٖ ذکر بَرہِ وُنُے
سُلطان ہیہِ سونُے

" 12-02-1979

دَلو سُلطانہ دَلو

دَلو سُلطانہ دَلو مٹے کاشُم یَم دآدی دَلو
لوگُس بہ کمہِ ژَھلو دَلو سُلطانہ دَلو

ہیَمتَھ دّدان لالن نَملو دِلَس مٹے کوژمے تلوُ
گنےیَم چآژ کلو دَلو سُلطانہ دَلو

کَھتوَ چانیوَ گوم ہولو میّہ ژآلِم کمَ تٹنگلو
کھونے میانے تراوو زوّلو دَلو سُلطانہ دَلو

گیَم ہٹہِ چآژ ہانکلو نیت ہوش گوسے کولو
دھووس ہاے گتہِ سنبھلو دُلو سُلطانہ دَلو

گرِتھ کمَ کمَ مٹے ژَھلو موّت لوگتھَم ڈاشبلو
بلبم کر مٹے سینک شَلو دَلو سُلطانہ دَلو

ژ زور آدر ہانژلو مےٌ سوسَن ژاو امہِ جلو
بَرَے گوس ہِی تَے گلُو وَلو سُلطانہٕ دَلو

مےٌ شری پانہٕ گیٚم گانگلو تَنَے کِتہٕ سوٗکھ مےٌ ملِو
مےٌ نیرِتھ آم ہا جلو وَلو سُلطانہ دَلو

تھوڈَے مےٌ جِگر یَلو دَما ٹھُہرم بہٕ بَلو
رَوا چھا کُرن یتھ ژھلو وَلو سُلطانہٕ دَلو

آہ ستہٕ پاتالو کوٗنہٕ چھکھ وُچھان حالو
بہٕ روٗوُمت بے خالو وَلو سُلطانہٕ دَلو

ژ نو ژھایہٕ جوٗتہٕ لالو مےٌ ہیوٗکُس ژنَے دُنبالو
رَجیٖد تھاوِ صاحب حالو
وَلو سُلطانہٕ دَلو

26-11-1977

ایک شب متوسلہٕ صاب بشوق مخدوم حمزہؒ یہ اشعار تالی بجا بجا کر ادا کرتے رہے۔

سُلطانِ کشمیر

حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولا و نعم النصیر

سُلطانِ کشمیر بوزِ میانٛی سیر
ستھ چھم چانٛی چھکھ مردِ پیر
سُلطانِ کشمیر بوزِ میانٛی سیر

زنگہٕ زنگہٕ بندگوس در زنجیر   پھسروم قسمت گوس ٹہ اسیر
غافِل روٗدُس روٗوُم ضمیر
سُلطانِ کشمیر بوزِ میانٛی سیر

نفسن گٹہٕ منٛز لاینم تیر   سرِ راہ بینیم چھہ میانٛی ہیر
آم کیاہ لیکھنہٕ در تقدیر
سُلطانِ کشمیر بوزِ میانٛی سیر

عُمر منٛے رٲدِم کران تدبیر   طمع گرِ گرِ موٗشرِم مشیر
آس بوٗ وٕنی کران توبہ تقصیر
سُلطانِ کشمیر بوزِ میانٛی سیر

چادتم پننے بحرُک شیر   کرتم زِندہ چھکھ بدرُ المنیر
بے بال دِیَر کوٗت گژھ بو صغیر
سُلطانِ کشمیر بوزِ میانٛی سیر

سُلطان شوٗبہ باہ خالی نفیر   تمفہ منٛے دامنس گرے جیر
رِجیدِس وٕنی بنتم بشیر
سُلطانِ کشمیر بوزِ میانٛی سیر

24-12-1973

یاسلطانؒ (مخدوم)

پیمانہِ دربارِ چھُسے بہِ پراران یاسلطان
زار بُوزتم چھُک شاہ سلطان یاسلطان
منزِ جہانَس پیوس بے سامان یاسلطان
غمکۍ طوفان آس وہتران یاسلطان
مَلالۍ کیاہ ژے مینونے چھُس پریشان
مئہ ہیو نادار یمیہ کنتہ یاسلطان
ہیہ ییرَ و مسہ رۆشم وَنے کَس
کرَے بہِ جان قربان یاسلطان
چھُ چیونے راز روحی ادیسی شان
ئیتم للہ ہتے کرِ تم پورِ ارمان
بلبلہ ہمدردی ہند فرمان
زِ مُلک شاہ ھمدان یاسلطان
مے پیرو وات زادس پاسہ فرقان
ژہ ختم الاولیاء در باغ سلیمان

ز رُوے شریعت آکھ معرفت باگران

تِرَہ محبُوب العالم بر ارض زیشیان

زِ راہِ سلوک ژِرَہ آکھ ذِمہٕ ہیوان

جہاد اصغر تہٕ اکبر کوژت عیان

بہر شو ذِکر یزدان فکرِ خلقان

توے مظلوم دربارٕ چانہٕ گرٕ بزان

بَصد اُمید رجید دیا لگامی آو دوران

گدا یمہٕ شایہٕ شاہ چھِ سیدان یا سلطان

1-3-1974

چوٚن دربار

سلطان چھکھ نامدار   آسے بہٕ چوٚن دربار
ییوٚسے پتھر بہٕ لاچار   آسے بہٕ چوٚن دربار

وُچھ کُس منٛے دل گٔیے وُکھار   نارٕ دوٚدس بہٕ یکبار
گوٚسس سوختے آوار   آسے بہٕ چوٚن دربار

اوشَس منٛے لُجمٕژ دار   ییوٚمت بہٕ چھُس بیمار
نارس کرُم گلزار   آسے بہٕ چوٚن دربار

کوٚت بہٕ گژھے تٕۍ آبدار   یامَو منٛے کوٚر تار تار
پژھے چھُس اُمیدوار   آسے بہٕ چوٚن دربار

نٔبرٕ تھ وَنے چھُمہٕ وار   چأنی نظَر درکار
ہٕینس منٛے کاس زنگار   آسے بہٕ چوٚن دربار

آساہ بہٕ رفتار   سوٗنے چھُکھ ذمہٕ دار
اَکِہ وزِ دِتَم اقرار   آسے بہٕ چوٚن دربار

بادشاہ کوٗت بہٕ گژھے		ہیٚر چانہٕ لَژھ بہٕ ڈوٗے
بوزِتھ ژٕ گژھ اِسرار		آسے بہٕ چون دربار

ہیرو منےٚ چھُے درخواست		چھُکھ ژٕے خاص اَلخاص
دستخط کرُم یکبار		آسے بہٕ چون دربار

آغا منےٚ گوٗے یار یار		تھُکِتھ آس چون دربار
رجبید چھُ اُشک بار		آسے بہٕ چون دربار

28-7-1973

پیر سُنڈ سوال

کیاز چھے میونے مَلال
پیر چھے پیر سُنڈ سوال
گوَوہ بو پیو حسے در زوال
پیر چھے پیر سُنڈ سوال
وُچھتھ میے کُن کیاہ بَنیوم
ہَردہ واو زن فُرِتھ گوم
چھس بو ہارِتھ زن شفال
پیر چھے پیر سُنڈ سوال
دَرِ صِفات چھکھ لا اُبال
دِل شِکستن چھکھ وِصال
تھاد حَض میونے خیال
پیر چھے پیر سُنڈ سوال
ہَردَم میٔہ تھف چانین کھورن
دوُر بر بو چون چھس نہٕ زرَن
لاگین دَھکے چھا بوڈ مجال
پیر چھے پیر سُنڈ سوال

لو کچار رُدُم بے ہُنر
حسابس گوس بے خبر

مَٹہِ میٚہ ہتم دۄن دَر جمال
پیٚر چھُے پیرٕ سُنٛد سوال

پَنٕنۍ دوہ پَر چھم پامے دِوان
چھِم تیٖر بازی میٚہ کران

چھونہِ روتھس وَسہِ وُن ہِلال
پیٚر چھُے پیرٕ سُنٛد سوال

ژٕٹے یَتھ بو دِلوانے گوٚمُت
چونے نقش شُنتھِ گوٚمُت

روزاہ بو کائنسہِ ہُنٛد پائمال
پیٚر چھُے پیرٕ سُنٛد سوال

کَرِ چھُس پیوٚمُت تھَر چھم میٚہ خار
سِتمَن بو کوتاہ کرے شُمار

رجید چھُس چونے بلال
پیٚر چھُے پیرٕ سُنٛد سوال

بیاد شہید شہنوازہ اختر

8-11-1979

مخدومَ سُلطانے

حاضِر ژَنے میونُے جان پانَے مخدوم سُلطانے
کرتم قبوُل داٖنہٕ دابنے میانہِ سُلطانے

چھسم چاک دِیت ہِتی سینس مئیہ کینہ تراو حَض میون
گوُمت مئیہ نالی چھُم چون زولانے میانہِ سُلطانے

کُس آسہٕ مئیہ ہیو مجنوُں گوُمت پیوُ متےٚ حیران
تو بک مئیہ نو روُد زانٕتھ دھیانے میانہِ سُلطانے

شِل میون کوُرتھ حیلہٕ گُری گری دوُر بے گانے
شمعہکی پاٹھی پو آسے گلانَے میانہِ سُلطانے

دزِ دزِ ہستی وَدہٕ دُ نے روُد میون صُبح وشام
رِندانہٕ نظرَے شیرِیوم مئیہ بانَے محبُوب سُلطانَے

زُہدُک پھیریوم سورُے یہِ دَفتر چانے گُمانے
ژِی عِلمہٕ دَفتر ژٕہی وعظ خانے میانہٕ سُلطانے

سوداے دِل یَس آسہٕ ستی شاہِ سُلطانس
اُسے پانہٕ دائیم ہیبت پانے مخدوم سُلطانے

ژھُے لال بُرِ بُری چون دُکانے وَے مَیخانے
ژھُے جامہٕ جسم چون پیٚمانے میانہٕ سُلطانے

خامس میٚہ ژٕہی پوٚختہٕ کرتَم سوختہٕ گومُت ژھُم
رَد سے مێے کوٚرمت ژھُے غیر وانے میانہٕ سُلطانے

ژھُے چون سُلطانی طالبے رحیمِ رحمانی
شوٗبہٕ دِنی تہٕ لوٗبہٕ دِنی کہکشانے جمالِ سُلطانے

کوٚر مے حوالے دین وایمانے ژھُم نہٕ بیلنے
رحیمس کر سر عیانے میانہٕ سُلطانے

28 = ٠٤ - ١٩٦٩ =

یا مخدومؒ

بوزِ سُلطان تلہِ دوٗنی قلم

دِل مے پھوٚلیم دِل مے پھوٚلیم

ڈدی مِتس سبزار بییم

دِل مے پھوٚلیم دِل مے پھوٚلیم

شاہا قلم چھےٚ جارٚی

عنایت کرٚ رستگارٚی

چھو کہِ لدٚ سینہٕ وارٕ بلیم!

دِل مے پھوٚلیم دِل مے پھوٚلیم

لیٚکھو از قلمِ سُلطانٚی

دِیو پروانہٕ لاثانٚی

مے جِگرس اَدٕ کھٕے ژٕلیم

دِل مے پھوٚلیم دِل مے پھوٚلیم

توہہ ارِشاد چھو کُن فیَہ کُن

مسا آیوٚت تھاد شبس زُن

گٹے یہ گاشس چونے پلیم

دِل مے پھوٚلیم دِل مے پھوٚلیم

جمالس مَنز ہاوِیو کمال

دِوان حُبل الورید چُھے سوال

ہَرز لدٕ سے تَرزر منّے زٕلہِم

دِل منّے پھوٚلہِم دِل منّے پھوٚلہِم

نَنیر دِیہ تَو میم ذاتس

وجوٗدٕ اے احدٕکس رازس

دِلس تَس نوٗرِ سلطان وُلہِم

دِل منّے پھوٚلہِم دِل منّے پھوٚلہِم

بُتنوِ حاطمے شاہانے

وُسعت لِیسعا تابانے

بیک نِگاہ شَر منّے زٕلہِم

دِل منّے پھوٚلہِم دِل منّے پھوٚلہِم

غرض رچیدس موختصر

سپدِہِم زاآن شیخ یکسر

دِیِم قتیل وقال بَرِ منّے ہَلَم

دِل منّے پھوٚلہِم دِل منّے پھوٚلہِم

16-11-1976

۴۸

دربار چون اشمر آییے — سلطانؒ کرمیون پابےٴ
موژرریک ژرہ گنڈ جھم رائیے — سلطانؒ کرمیون پابےٴ
بر سر منے چاّنی پاییے — جُھم تاج اَمہِ گُمے سائے
تھاو تم نظر ہر شامیے — سلطانؒ کرمیون پابےٴ
وسہ جھم منّے چاّنی ماےٴ — بَژرھ جھم منّے چاّنی بہلےٴ
رحمت منے دِیم بے داےٴ — سلطانؒ کرمیون پابے
تَلنے بہ آس بیٹھ تابےٴ — چھُورہ چھُر کران جُھس ہیابے
جِگرس منّے پیمژ ہاےٴ — سلطانؒ کرمیون پابے
لاگمے بہ بیتِر تتہ نایےٴ — ازلتہِ نیاے اُنذرابےٴ

تُلکے نہ تھف تھد پائے　سُلطانؒ کر میثون پایے
بے لبس بو بے سرمایے　بے لبس بہ گوُمت ضایعے
رُٹ نم ژِہ مِنیانہ ناوِ ے　مخدوم کر میثون پایے
فرِ یاد کر بہ آس کریکھ لا ے　پیرو مِنّے رَچھ زیر سایے
کتھ چا نی دِل شہلا ے　مخدوم کر میثون پا یے
پُر عنیب چھس پُر خطایے　آمُرت ہٙبندت در سرایے
چھو تُمے عفو اُندرا بے　مخدوم کر میثون پا یے
الستاد شوکر عطا یے　وُدکر وُدکر بُرت آیہ جلایے
رجیند بس راز باوے　سلطان کر میثون پا یے

27_8_1980

دَر دَربار شاہ سلطان　سائیلے لا الٰہ الا اللہ
عاجزم خواہند یا حنان　سائیلے لا الٰہ الا اللہ
دھو دیٹھے عاصیم سوختہ حال　شُر کمر خم بر درت آستان
صیقلے بقرمایا حنان　سائیلے لا الٰہ الا اللہ
دَر دِلم نورت شدن تابان　دیدہ من واشُدن بحرِ عرفان
از وجودت جسد روح در امان　سائیلے لا الٰہ الا اللہ
تبہ کارم شدا سرت لبس ناتوان　خونم مے جگر از دیدے زبان
رجید منتظر سوے رحمان　سائیلے لا الٰہ الا اللہ

مے نوشِ مے بن کے بے ہوش ہوں گے کیوں
بے تاب دید کی جھپک بار بار نصیب ہو
ورزشِ سخن زہر کے گھونٹ محبوب پلائے کیوں
پل کی تکرار میں اُفق بار بار نصیب ہو
درسِ جنوں اسیرِ عشق پھر سیر کوہ کیونکر
جستجوئے گورِ فرہاد میں مہک بار بار نصیب ہو
زورِ مستی سے خود خودی نے بھلا دیا شہود
کوئے کوئے آوارگی میں رمق بار بار نصیب ہو
آشیانہ ارم دے کے تحفہ تہمت دی تو کیوں
مار بر دوش سفرِ شب میں چمک بار بار نصیب ہو
سورۂ اخلاص ذکرِ دو شکر بے نیازی رندانہ کیوں
تن تنہا کارداں ہرا دل شفق بار بار نصیب ہو
سود لینا خون خود کا بندگی ہے بے زبان
گل و بلبل باغ و بہار میں چہک بار بار نصیب ہو
درسِ مسلم رگ رگ میں کافری ہو مشتہر
دلِ زنار ٹیکہ عیاں دمک بار بار نصیب ہو
عرضیاں رنجید باندھ کے بت خانہ اٹھا گونج سر
شیر لب رنجیدہ تسلیم ردِ خلق بار بار نصیب ہو

۲۱-۸-۱۹۷۰ء

دیدۂ دل فرشِ راہِ اوست نے دانم کے رود
جاء گرفتہ است در تن و من۔ من از خود کے رود
یارِ بے عیب پُر ہنر باوفا و باصفاء
نکتہ بین و نکتہ دان از فراست کے رود
در ندامت آب و آب بحر در قطرہ گُم شود
یار دیندار باشریعت از کافری خود کے رود
پیرِ مغاں در حرم دل بیدار پُر درد
باسوز و مست و جنون خرد از وے کے رود
از وجود بے او بلا زم در شہود چوں مہر
در روز روشن او شمس تپش۔ از خود نہ کے رود
موئے موئے بن موئے در نالہ زاری اور است
زُلفش گرد معروفِ جہان تاب آنروے کے رود
یارِ دیدم پُر خشم من زِ عجز خاک شُد
از ثمر پُر خشم شد ست سجدہ از من کے رود
نحن اقرب آیا منم لوح ازل سرِ وجود
رجبید عاصی ردِ خلق ملک از خود نہ کے رود

8-1-1970

ایک جھلک اس گاؤں کی

تواریخ دڈے گوم آٹھو سے آپ اس علاقہ سے آگاہی پائے ہیں، یہاں اتنا ہی کچھ پسند تواریخ بزرگان دین کے بہم ہوسکتا ہے جن سے ماضی کے چند پیڑیوں سے متعلق معلومات حاصل ہیں۔ اس گاؤں کے پیر صاحبان میں ۳۰ سال قبل جناب اسداللہ صاحب اور پھر چند سال بعد جناب محترمہ مرشہ آپہ اس کے بعد پیر مبلغ اور شاعر مزاج عتیق اللہ صاحب گذرے ہیں۔

اس کے علاوہ دگر دیقانی خاندانوں میں جلالی پسند درویش محترم اصمد راتھر۔ اسی محلہ سے طالب اسدہ صاب پیر کانلی گنگڈ جناب قدوس پڈر اور بالکل ۲۳ سال قبل ایک زمیندار گھرانے سے عبہ صاب گذرے ہیں۔ گوکہ عبہ صاب بو نشہ کے استعمال کرنے کی وجہ سے اس گاؤں کے ہوتے ہوئے یہاں آخری آرام گاہ لینے کی زمین نصیب نہ ہوئی۔

عبداللہ راتھر برادر احد وعلی جب بھنگ نوشی سے دامن گیر ہوا تو اپنی بیوی کو طلاق دیکر کہا کہ اب دوسری شادی نہیں کی جائے، لیکن ازدواجی زندگی کا کوئی چارہ نہ پاتے ہوتے اس کی دوسری نکاح متعیں ہوگئی تو عبہ صاب کو اطلاع ملی اور وہ انہیں کہہ گیا دیکھتے ہیں کہ کس کی ڈولی میں وہ یار جائے۔ عین شادی کے رات وہ اچانک مرگئی۔ یہ راز اس کے بھنگ نوشی دھوواں میں چھپے رہا آخر اس کا پھرنا چلنا اپنا حلقہ بنانا اس گاؤں میں قابل بوجھ نہیں بلکہ تعظیم بھی رہا۔ ان کے ہاتھ میں اکثر ایک سیتار بھی دیکھا جاتا رہا اور پہلوان قد لمبا اور موٹا جسیم،

ہیبت آور آدمی دیکھا جاتا۔ ایک پھٹی پرانی چادر آدھی کندھے پر اور اس کا کونہ آویزاں راہ کا جاروب جیسا بنا ہوا ہوتا۔ ہر فرد کو یعنی آٹھ سالہ بچہ سے ہی ہر ایک کو سلام علیک کہتے اپنی دو انگلیاں اسے ہلا کر گذرتے چلتا کسی کی زخم کو ٹھیک کرنے کے لئے، راکھ کی تھوڑی مقدار دیکر اسے ٹھیک کرتا۔ اندر ہی اندر بہت سے کرشمات کئے، اسے دیکھے پائے گئے۔ عموماً عبہ صاب کہلانے لگے اور عبہ بابہ بھی اس گاؤں دیالگام میں قدیم ڈھیرہ بھنگ نوش محی الدین رتنی پورہ کا یعنی آج کے حاجی محی الدین کے چند راتیں گذارا کرتا اس کے علاوہ بٹہ پورہ میں حاجی محمد عبداللہ بٹ کے گھر جس کا باپ عزیز بٹ اپنے زمانے کا ستیار نواز اور برنگ کے تمام آستانوں پر حاضری دینے والا رہا کے گھر بھی اکثر رہا کرتے۔ ایک روز کسی سیاح نے اسے اجمیر شریف میں پایا وہ اپنی گاڑی میں دوسرے روز اچھ بل باغ میں آ پہنچا تو یہاں عبہ صاب کو خرقہ چھیتڑا پہنے لیٹے ہوئے پایا اس کی عقل دنگ رہ گئی اور سبوں کو کہہ دیا کہ اس مرد فقیر کو کل ہی زیارت خواجہ پر پایا آج یہاں۔ یہ بات افشا ہونے کے بعد عبہ صاب بولے بابا اب اس دنیا میں رہنے کی گنجائش نہیں پھر آکر موضع شیلی پورہ میں قبر لی انا للہ و انا الیہ راجعون

عبہ صاب

یہ کمی ترؤو یہ رہ پانس راؤد رو پوش
ژٹھ دَر جایہ خلوت خانہ مے نوش
گمتی کتی تر لیشہ روس از چھ بے ہوش
یہ کمی ترؤو یہ رہ پانس راؤد رو پوش

ژُھمبھ ساری چھہِ ژھاران سیر سرپوش
چھہِ عاشق تتنبہ لیمتی سوسنہٕ پوش
چھُہ کُستام وَنی دِوان ہمہ تن گوش
یہِ کمُہ ترٛاوو یرِہٕ پالنس رٛوُد روپوش

چھُہ کمُہ تانی ناد کوٗرمُت سینہٕ درجوش
ہوا در رمزٕ بازی لب بستہٕ خاموش
یہِ کُس اوس وِیہہ کران اوس مار بردوش
یہِ کمُہ ترٛاوو یرِہٕ پالنس رٛوُد روپوش

وُلو ساری سمو در محفل یہِ اچھ پوش
کھٹِتھ مارٛوُد لوٗت ژھاین یہِ مے نوش
چھُہ ژٕولمُت گاش اَچھِ ہٕنے کیا جگر گوش
یہِ کمُہ ترٛاوو یرِہٕ پالنس رٛوُد روپوش

تھِکھ چھا زند مرنے مرنس تھوٗن بوش
گژھیا غبہٕ صاب عاشقن فراموش
رچیلد ینم چھُہ سیر آسہ سرپوش
یہِ کمُہ ترٛاوو یرِہٕ پالنس رٛوُد روپوش۔

21-01-1980

تاریخ وفات ۱۵ جنوری ۱۹۸۱ء، ۷ ربیع الاول

طالب دعا: محمد اشرف راتھر ولد غلام رسول راتھر، واقف عبہ صاب، (۱) حاجی غلام محی الدین، (۲) محمد افضل شیخ۔
(نوٹ) شاعر عشق کے ناطے عکاسی کر چکا لیکن ہر کسی نشہ سے بھی دور۔

یا اللہ

بہٕ ترٛوو تھٕس کوہ دَر حسرت یہِ کوٚس قدرت یا اللہ
پیوٚمت دِل میوٚن دَر حیرت یہِ کوٚس قدرت یا اللہ

مےٚ لیوٚکھم کیاہ اَزل نامس مےٚ خامس زاہنہٕ تلِھک رُسان
ژٕے لوٚگتھ یوٚتاہ بربت یہِ کوٚس قدرت یا اللہ

زمانا اکھ اوٚسُم مےٚ ییلہِ بہٕ اوٚسُس چیون موسیٰ
بہٕ ترٛوو تھٕس دوٗر دَر ہیبت یہِ کوٚس قدرت یا اللہ

وَنے کَس بہٕ یِتھ رازِ دل مےٚ پائمن ہندیہِ پن آوُمِل
دِوان سارٕی مےٚ چھم کٔت کٔت یہِ کوٚس قدرت یا اللہ

بہٕ وردِ ذکرِ سُلطانی محو کرتوس بہٕ سُلطانس
مےٚ تھاوِتھ بربہٕ دَر کثرت یہِ کوٚس قدرت یا اللہ

بہٕ اذنِ تو مخدومِ سُلطان مےٚ کوٚر دِل قربان سُلطانس
اُمی کوٚر تھٕس یہِ چھا غیرت یہِ کوٚس قدرت یا اللہ

گوُس از فکر دروُنی منے لوگمت زُونہٕ چھم گرونے
گوُمت شتروگ ژٕ نے چٕنیٛن میوٗن رتھ یہِ کوس قدرت یا اللہ

گُرم زاری منے سُلطانس بہٕ لطفِ حق مجازس
کران آم یار درِ وحدت یہِ کوس قدرت یا اللہ

پیوُمت تنہا یہٕ در منزل چُھ گویا سلطانؔ بلکُل
چھٕناتس کھشیہ تہٕ میانز شرٔ یتھ یہِ کوس قدرت یا اللہ

زِ سامانِ عشق گوس لا منے اِلا اللہ زنجیر حلقس
زبانِ دیدٕ منے چھُم عِبرت یہِ کوس قدرت یا اللہ

شہوٗدس منز وجوٗدک زور کران سلطان چُھ پانے دوٗر
سبق دیت نم بے حرکت یہِ کوس قدرت یا اللہ

طواف کوٗرمس درِ خلوت بہٕ جلوت کران آم رُسوا
رجیدس ییکھی ییکھی لگ دتھ یہِ کوس قدرت یا اللہ

8-7-1986

گۆمت چھس خوار، کرُم ارمان یا سلطان
غمکۍ طوٗفان اَسی دِہتران یا سلطان

جہانَس منز بہٕ ہیوٗ مُت بے سامان!
غمَن منز چھُس ہہٕ ییران یا سلطان

لُذم رَب عاجزی ہنز چھِم منے گیلان
منے ہیوٗ نادار ییٚپہِ کتہِ یا سلطان

ہسہ دِلدار معشوٗق رۄشُم وَنے کَس؟
منے ہیوٗ کُس آسہِ اَن زان یا سُلطان

ژٕ چھکھ سلطان بہٕ اِستادٕ سوآلی
گدا ییٚتہِ شاہ سٕیدان یا سلطان

بصَد اُمید آو زوران رجیدا!
کران آد پیش کلَ انفاس یا سلطان
کھسہٕ وۄن کیاہ گلاباہ شاہنوازہ
کرِت گئے یان قربان یا سلطان

1-5-2004

حُبابِ دل

روزتم تہ بوزتم پیرِ کاملو ولو کیاہ گووی میٚونے ملالو
گُفتار کرتم مُشکدار گلو ولو کیاہ گوو میٚونے ملالو

اَرہ بہرہ کران چھُس مُرید چونے کیاہ پیراہ ییہ ناعار سونے
کوتاہ روزہ ہم کھٹتھ سونبلو ولو کیاہ گوو میٚونے ملالو

عشقہِ نار چون کوتاہ ژالے کوہ بہ لوگتھس امہ زالے
تنبہ لوگس بہ زن ہلالو ولو کیاہ گوو میٚونے ملالو

عشقہ تلہ کرایہ پھر کھسم نالے چانہ دادے زوہ لوگاے
بنتم مئے از تالے نالو ولو کیاہ گوو میٚونے ملالو

سیاہی آسم تنہ ناسوتس ملہ ژار دِتم ملکوتس
اکہ زیرِ گل حسدک بالو ولو کیاہ گوو میٚونے ملالو

دوہ بہ جون کوتاہ بہ ژالے بوز للہ میٚونے سوالے
بینہ مشراوکھ میٚونے خیالو ولو کیاہ گوو میٚونے ملالو

نظر میٚون پلیے وُچھ میٚون حالو بے ہوش پیوسے زن گلالو
پیر کاملو دِتم وصالو ولو کیاہ گوو میٚونے ملالو

مُرشد شمس الدین چھُے در جمالو گاشس ہیتھ تا اجبیر چھُے نالو
صوفی محی الدین بس دنکوی جمالو ولو کیاہ گوو میٚونے ملالو

9-11-2001

اَکہ وزِ

مِنے وُچھنا اِم شب جلوہ پیرِ کاملِ
بہ سِیدُس معرفتَس منر شاملِ
مِنے وُچھ تابانِ رویے شولہ مارانِ
وُچُھم کل عالماہ تس نالہ دِوانِ

بِلالے جشیس زن سہتی تس میوٰلِ
بہ سیدُس معرفتس منر شاملِ
وُچُھم مِنے خبر یوان آسر علیلنَ
دُچھمنا دستگیری کران اَسہ ذلیلن

عیاں تس سیر مولا کُل الکل
بہ سیدُس معرفتس منر شاملِ
دُچُھم سُنے نہندرِ ہتیں وُزناون
جُھ طالبن راہ مولا یانہ ہادن

کران در راہ ہُدیٰ تمن واصِل
بہ سیدُس معرفتس منر شاملِ

وُچھم فرمان دِوان پیرِ رہبر
سہ حاکم بحرو برس شیر و شکر
یمی کوٚر آرزو بنیوٚ واصِل
بہٕ سپدُس معرفتس منٛز شامِل

وُچھم سہ لا عِلاجن مرہم کرآنی
چھُ طالبن پانہٕ سہ خبرے پوآنی
توٚے چھُم جان و دِل تَس کُن مایِل
بہٕ سپدُس معرفتس منٛز شامِل

وُچھم سہ در شریعت محوِ یزدان
طریقتہ گوہر سہ پانہٕ زالان
وُچھم منٛے وحدتس بھوُلران گُل
بہٕ سپدُس معرفتس منٛز شامِل

بہٕ صوٗفی محی الدین نالہ دِوان
وُچھم منٛے پیر کامِل تی بوزان
اُمید ہیتھ چھُ رچھِد نادِم دِل
بہٕ سپدُس معرفتس منٛز شامِل

30-3-1980

سیر سُلطانُ العارفین

چھُس بہٕ خادم چھُک ژٕہ مخدوٗم
سِیر سلطان چھُسم علی العظیم
زٕچھ بہٕ کوتاہ چون تعظیم
سِیر سُلطان چھُم علی العظیم

کوٗرمت منٛے چھُم عزمِ صمیم
مَنٛہٕ ناوَن بیٚرس یا رحیم
ثیرے بہٕ لاگٔے بادِ نسیم
سِیر سُلطان چھُم علی العظیم

مُشکہٕ اَدفر چھکَس از بوٗے میم
الِف قدس وَندس قلبِ سلیم
پوٗستِ جبین کَرَس زُلفک جیم
سِیر سُلطان چھُسم علی العظیم

آہٕ شب وٚونہٕ نفرسس فوز العظیم
حوٗرٕ پرٕہ ناوس سورَۂ حٰیم
رجبیٚد بر دوش فتاح العلیم
سِیر سلطان چھُسم علی العظیم

28-5-1980

تواریخ

حضرت شیخ حمزہؒ کی خانقاہ بدسگام

حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی علی ثانی برائے اسلام خصوصاً خطۂ جموں و کشمیر نور اسلام سے منور ہونے کا شرف پاچکا اور دنیائے روحانیت جس کا اصطلاحی ماخذ تصوف تصور کیا جاتا ہے کی نعمت میں وحدانیت کے علمی پیکر اس جنم پا گئے ہیں جو صفاتِ الٰہی اور علمی حکم لا الہ الا اللہ کے پیش رو بنکر محمدؐ رسول اللہ صلعم کی تابعداری میں راہب نہیں بلکہ اولیاء اللہ اور محبوب العالم کا درجہ حاصل کر کے خلعت ریشاں اس آسمان پر تاباں ہیں۔

یہ سرزمین جس میں جناب سلطان العارفین اقتدار ظاہر و باطن کی باریک بینی اور ذریات کشمیر کے محب اور دلی شفقت میں یہاں کی چک حکومت موافق مخلوق نہ پاتے ہوئے حکومتِ دلی کے شہنشاہ اکبر اعظم کو دعوت دیکر اس خودمختار مملکت کے لوگوں کی بھلائی میں اہم رول ادا کیا اور شرط عہد نامہ کے تحت مغلوں کو اس سرزمین پر آنے کا موقعہ ملا۔ جہاں اس کی سامراجیت کا حق مل نہ پائے۔ زمانہ کے ادوار میں اس خودمختار ریاست کا آخری مہاراجہ ہری سنگھ ایک تاریخی علامت ہے۔ اس طرح تطریاتی مقاصد اُس دور کے فیصلہ سلطان مخدومؒ کو تاریخی مبالغہ آمیزی کی حد میں سامراجیت کی خوشبو تصور نہ کریں اور دین پسند علماء اس بارے میں جناب مخدومؒ کی عظمت میں کوتاہ بینی کا شکار نہ ہو جائیں۔ اس لئے مسلمان دین فطرت اسلام کی آنائیت سے رسوم دین تک ہی تنگ نظریہ کی شکم پرستی میں بھٹک نہ پائیں۔

مقصدِ غرض خانقاہِ بدسگام کی تاریخ کو اجاگر کرنا ہے۔

اس تاریخی قطعہ ارض ریاست جموں و کشمیر رلشی وار کے مبلغان و پیر و مولویاں جن کی گزر بسر اعتقاد اولیاء اللہ کی بنا پر رہی ہے۔ اقتدار ِ سیاست، حکمرانیت پاکران مقدس ریاض کی تحریری دستاویزات کو گنوایا ہے مثلاً یہی خانقاہ پیش ہے جو ۷۴۲ ہجری سے آج تک سینہ بہ سینہ یوں شہادت پاکر تحریر کی جاتی ہے۔

جناب سلطان العارفینؒ کئی بار سرینگر سے یہاں آستان عالیہ جناب سید جمال الدین بخاری ساکنہ بجگرہ لبسر کو کرناگ آیا کرتے اور یہاں موضع ہاکورہ کے بائیں جانب نالہ برنگی کی شاخ کے کنارے جاکر موضع بدسگام میں اسی شاخ کے ذرا دور کچھ دیر تک وقفہ فرماتے۔ یہاں اپنے پاؤں کے جوتے باہر نکال کر رکھ دیتے اور برہنہ پا لبسر تشریف لے گئے تھے۔ کئی ایک روز بعد ملاقات بیر واپس آتے ہوئے ایک ادھ جلا لکڑی کا لٹھ ٹیکنے کے لئے ایک جھتہ آہنگراں ہاکورہ کے جو اس کی ہمراہی جنگل سے کوئلے بنوا کر آرہے تھے لے لیا اور یہاں مقررہ جائے قرار وقفہ پر گاڑ کے بسوئے ہاکورہ روانہ ہوئے۔

کئی ایک کی رائے شنیدہ یہ بھی ہے کہ جناب شیخ نے کسی گھر سے چولہا جلائے عورت سے یہ آدھ بجھ سوٹی مانگ کر ٹیکنے کے لئے حاصل کی تھی آخر بخشائے ذات کریم یہ نیم جلا لٹھ (سوٹی) اُگ آیا اور صدیوں تک کراماتی تناور درخت (درائیل) بڑھتا رہا۔ آخر ۶۸-۱۳۶۷ ہجری کے ایک خطرناک سیلاب نے اسے اکھاڑ گرادیا اور وقت موجودہ کے ایک مبلغ پیر کے فتویٰ اجازت پر اس تناور درخت کو تعمیر مساجد کے کام میں استعمال کیا گیا۔ آج کے چند بزرگ عمر لوگوں کے بیان کے مطابق اس گاؤں کی زیبح والی مسجد کی تعمیری لکڑی اُسی کراماتی درخت کی ہے اور جہاں آج بھی اُن لوگوں کے وقت سال تعمیر مسجد ۱۳۶۵ھ موجود کنندہ لکڑی دروازہ پر چسپاں تھی۔ سال ۲۰۰۳ء میں اُس

مسجد کو شہید کر کے جدید طرز کی جامع تعمیر ہو رہی ہے۔ اُن کے مطابق بیان اس جائے مقررہ پر نشان پا جناب شیخ حمزہ ایک پتھر پر موجود تھے، جو اُسی سیلاب نے ڈھا دے دیا اور پھر نہ ملا۔

یہاں اس جگہ جناب بابا داؤد خاکیؒ نے ایک مسجد بھی تعمیر کی تھی جو عدم تحفظ کے زمین بوس ہوئی ہے۔ بعد دورہ جناب محبوب العالمؒ یہاں کے مکینوں نے اسے محفوظ کر کے خانقاہ کی شکل دی ہے۔ پھر ماضی قریب میں اسے ٹین پوش اور گنبد سجوایا۔ اب کے دور سال ۲۰۰۴ء میں اِسے بدسگام پازنالہ کے محلہ خصوصی متعقدین کی دلچسپی اور سربراہی میں نئے سرے سے جدید تعمیر کیا جا رہا ہے۔

مصنف ہذا نے معمر بزرگوں سے سُنا ہے کہ درویش طریقت سدٌ صاحب (بنام سدٌ شیخ غفار) اپنے آغاز وارد جنونیت ۱۹۵۰ء کے لگ بھگ پہلی بار خانقاہ کے روز عرس ۲۴ صفر کو حالت وجد کا کمال دکھایا تھا۔ اور مذکورہ درویش کی ماں اسی محلہ کے نامی مظفر شاہ کی بیٹی خوشم دیدی تھی۔ جس کے بطن سے بہ نظر غیب روحی سلطان صاحب جنم لیکر بلند پایہ کے فقیر اُبھرے اور درسلسلہ سہروردی کے لاثانی الوقت جلالی درویش تابند بنے۔ اس خانقاہ پر ہر سال جناب سلطان العارفین کا یوم وصال ۲۴ صفر المظفر یوم یادگار منایا جاتا ہے۔ یہ اس خانقاہ کی پہلی تحقیقی سند تحریر مانی جاتی ہے، اس کے خاص گواہ حاجی عبدالعزیز شاہ، حاجی عبدالغنی شاہ اور جناب خضر محمد شیخ تاحال قیدِ حیات ہیں۔

غلام محمد دگے رنجیدہ

سابق ہیڈ ماسٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیر فلک پہ چڑھتے ابھرتے ماہِ تابان مڑ گیا
افسوس اے انجم سماں تاریک جہاں چھا گیا

کاروانِ فقر بسلسلہ سہروردیہ کے زنجیر بلامنت ۲۵ سالہ پاکباش نیک سیرت لخت جگر شاہ نوازہ اختر خادمہ زایرین آشیانہ فقر سلطانیہ دختر نقیر نادم غلام محمد دگے رجبیدہ جمالیاتی طور پہلی مئی ۲۰۰۴ء صبح بمطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ جمالیاتی شہید بحق ہوئی۔

دائمی مخلص متعقد بابا بدرالدین ریشیؒ کے روحی وصیت کے اس کی جائے مدفون اُن کے سر بالین (سر کی جانب) ارشاد تھی۔ وقت نامساعد اور نارسائی کے بموجب اب یہاں مزارِ کج موج (براڈ موج) کے دامن میں حیات جسدِ امانت آرام فرما ہے۔ رب اس شہادت فقر کو قبول فرمائے انا للہ وانا الیہ راجعون پیٹھ دیالہ گام۔ اسلام آباد کشمیر۔

گل نوازہ دختر رجبید غمخوار قافلہ بے کسان
اول مئی ۲۰۰۴ عیسوی صبح کڑک سماں پڑ گیا
سارے جنت نصیب ہو تمہیں اے لختِ جگر
پاک باشی کے ۲۵ سالہ دلہن الوداع
جسد سے دوری ہو صرف روح ہمارے ساتھ ساتھ

عزیب نواز۔ گل نواز۔ شاہنواز

دایم بلند

اشک ریز برادر

محمد یوسف ڈار

یکم مئی ۲۰۰۴ء

تصانیف رجیدہ

1. مناقب اولیاء اللہ (۱) خصوصاً نقشبندیہ، سہروردیہ (۲) مناقب و مداح درفنائی الشیخ

کشمیر غزلیات کاشر گل پار حصہ اول، حصہ دویم

اردو غزلیات ۔ خودی خود بندگی حصہ اول و دویم

مکمل سوانح فقیر سلطان 1990-1907

تواریخ صحبت سلطان

ارشادات شلہ صاحب

واردات متقداں ارض کشمیر

تجدید توحیداں

آہ مظلوم کشمیریاں

مادیت ہوائے خدائیت

فقر کی بے رخی (از شلہ صاحب)

مندرجہ بالا میں مناقب کے پانچ جلد چھپ چکے ہیں ۔ نثر کے پارچے در انتظار طباعت ہیں ۔

تمام عاجز و نادم معتقدین سے اپیل ہے کہ اس ادائے اشک ریزی کے بعد ہمیں اس امتحانی تعزیت اس خانہ کے حق میں اور بزرگ عمر عزیزہ بیگم کے حق میں صحت دائمی نصرت و روزگار کیلئے دعا کریں ۔

بشیر احمد وگل فاروقہ

بلیٹھ دیالگام

آہ! اے لخت جگر نوازہ

کس پاداش میں تو لے گیا شہنوازہ کو یارب
عجب حسرت عقل لا جواب ہے یارب
جہاں ذُریات کو پالا جاتا رہا دائیم
یہاں ہی موت کیوں ہو گئی بے اداب یا رب
کارواں اسماعیلی در زنجیر سہروردی
فقراء کے کربلاء میں زکریا علیہ السلام بے حجاب یا رب
وہ اَدھ کِھل گلاب یکتاء غریب نواز پنہاں
اُسکی تلاش انھیں ہم دِلپاش بے تاب یارب
یہ امتحان کیسا برداشتِ بشر سے باہر
اُسے جنت کی کنجیاں حوالہ بے حساب یا رب
وجود گل توازہ دائیم ہو بر عرش و فرش
تھی پتہ میں شہود حیات بے داب یارب
تھی اعتمادِ ضمانت اسکی رگ رگ توکل الا اللہ
معلوم نوازہ نہ تھی شہادت بے کتاب یارب
وہ درِ خانہ سخاوت مخلوقِ جن و اِنس ہم طیور
اب ہے تاتب محشر دست منظور بے نصاب یارب
خانہ فقر میں فخر پر نفس منقش کِھلتی
افسوس تاراج ہو کے یہ خانہ بے شہاب یاراب
کربلاء کا یہ تحریر نامہ پیش رب محشر پھینکوں
آہ! وہ امام زادے جستجوئے بے آب یارب
خانہ توازہ ابھی ہی نِکلتا مدم در دنیا
چھین لی امید بھار شاہنوازہ بے خواب یارب
بحر آنسوں میں دل جلتا دیدہ تھکان آہ۔ وِداع
عکس ارض زیر آسماں رجید بے رکاب یارب
یاالٰہی شہود وجود دائیم شاہنواز
سیل گاہے حیات جنت نوازا

پھلی برسی گل نوازہ۔ اول مئی 2005ء پیٹھ دیالھگام

بذریعہ مقتدی ریاست اسلام آباد اننت ناگ شمیر

01 -05-2004

گاشہٕ جوے

کٲشیر ہیٚتہٕ پننہِ فطری حُسنکہِ حوالہٕ حساس ذہنن مُتأثر چھےٚ کران تتہِ چھُ امیک دأخلی تہٕ بأطنی مأری منزرتہ صاحب حال لوکن محظوظ کران تہٕ رَنزٕ ناوان۔ کٲشیر ہنٛز قدیم سری ربوایتھ چھےٚ ییٚمہِ کتھہِ ہنٛز بار بار گوأہی دِوان زِ کٲشیر چھےٚ فقرس تہٕ بزرس پتہٕ وَتہٕ لول کانٛچھان آہرٛ تہٕ ییٚتہِ چہِ ربوایژ چھ ہمیشہٕ مأدِیت تہٕ دنیاپرستی ردکرٛ ہرٛ۔

محترم غلام محمد وگے رجیدٓہ صأب چھِ أتھی پاک تہٕ شوٚژ ربوایژ پنُن زُو جان تہٕ دِل و دماغ آیتن تھأوِتھ ہٕام کأشرِس یہِ کتھ فِکرِ تارنٛج کوٚشش کران زِ اَسہِ کأشربو چھِ عالمگیر أہمیژ ہنٛدی بزرگ بٲرٕ کرٕمتی یمو پننو نوٗرآنی خیالاتو ستی سأنی ذہن روشن چھِ کٔری متی تہٕ جہالژ ہنٛدِس گٹہٕ پٔچھس چھُکھ گاشک زول کوٚرمُت۔ رجیدہ صأبنبس کلامس سام ہبوان باسیو وُےٚ زِ یم چھِ مأدی زندگی پیٹھ روحأنی زندگی ترجیح دِوان تہٕ ییتھ کتھِ پیٹھ چھُکھ یقین زِ کٲشیر تہٕ کٲشیرٕ نبر پأدٕ گٲمتی بزرگان دین تہٕ صوٗفیا کرام ہیکن أزی کِس تیز رفتار زمانس منز تہِ نسانس صحیح تربیت کرنس ستیٖ ستی بزرس تام واتناونس منز اتھہٕ روٗٹ کٔرِتھ۔

رجیدہ صاۘبن کلامہٕ چھُ ییمہِ کتھہِ ہُنٛد تہٕ باس دِوان زِ یہِ چُھنہٕ مذکورٕ بزرگن نسبت فقط احترامُک تہٕ عقیدتُک اِظہار بلکہٕ چھُ اَتھ منٛز مذکورٕ بزرگن نسبت رجیدہ صاۘبُن لول تہٕ ٹاکارٕ۔ یہِ کلامہٕ چھُ ییمہِ کتھہِ ہنٛز تہٕ ژینہٕ وَن دِوان زِ یمن چھُ اکثر صٕ فی مکتبن ہنٛز زبر پاۘری زان تہٕ یہِ پاۘری زان پننین پرن والین تام واتنہٕ خاطرٕ چھُ یہُنٛد دِل سبٹھاہ بے تاب تہٕ بے قرار باسان۔

رجیدہ صاۘبنس کلامس منٛز چھ منقبت اکھ خاص اہمیت تھاوان ییمہِ کِنی یہِ کتھ عیان چھےٚ زِ تمن چھُ اولیاء کرامن ہُنٛد لول رُمن رُمن منٛز موجود۔ یمو چھُ شاہ نعمت اللہ قادریؒ، حضرت چستیؒ، حضرت شاہ ہمدانؒ، حضرت سلطان العارفینؒ ہٕنٛد بن حضورن منز پننہ خلوت بُرتہٕ لوۄلُک تیۄتھ اظہار کوٚرمُت۔ یتھ منٛز سادگی تہٕ سبزر پزٕ رجایہِ جایہِ تہٕ رنگہٕ رنگہٕ پریڈان چھُ۔

رجیدہ صاۘبُن کلامہٕ پٔرتھ چھُ ییمہِ کتھہِ ہُنٛد تہٕ باس لگان زِ تہنٛز باوَتھ چھےٚ کلہُم پاۘٹھی عاجزانہٕ تہٕ فریاۘدی لے ہیتھ۔ وَژھہِ وانٛجہِ پیش کرنہٕ آمتین امہِ قسمہٕ کین جذبن ماۘدی زندگی ہنٛز ہونرِ ہنٛز کانٛہہ کھوٹ لاگنی چھُنہٕ شوٚبان، تِکیازِ یتھ جذبس ماۘدی زندگی سٍتی کانٛہہ واٹھ آسہِ نہٕ تتھ کانٛہہ ماۘدی میژ لاگن چھُ بے جا۔

رجیدہ صابنہٕ شاعرانہٕ مرتبک انداز ہیکن پرن والی پانے

کرتھ، ہرگاہ تم پنٕنی تعصبات اوٚک طرف ترٲوِتھ اتھ سام ہیٚنچ پرنہٕ

پاٹھی کوٗشش کرن ۔ اتھ کلامس منٛز یوسہٕ زبان ورتاونہٕ چھےٚ آمٕژ ۔ سو

چھےٚ اَسہِ سارنی ویزتہٕ سٕہ سمجنس منز چھنہٕ کانٛہہ مُشکل پیش یوان ۔

یہِ وَنُن تہِ چھُ مناسب باسان زِ اتھ کلامس منٛز چھےٚ شاعرسنٛد

بے تکلف اظہارچ تہٕ سادٕ گُفتارچ موجودگی پرٛتھ جایہِ پنٕنہِ شدٕژ

ہنٛد احساس کرناوان تہٕ پرن وول چھُ محسوس کران زِ شاعرس چھُ فنی

چمن سگناونہٕ بجایہِ پنٕنن روحانی لول رَتھہِ کھارُن زیادٕ اہم باسان ۔

مےٚ چھےٚ وومید زِ رجیدہ صابٕنی یہِ شعرِ سومبرن کرِ کاشرِ روحانی ربوایژ

سٕتی وابستہٕ لوکن ہنٛدی دِل آبادتہٕ ساراب تہٕ تِمن ژلہِ تشنگی ۔ خداے

بوٗزن زِ رجیدہ صابٕن سایہِ پوٗشن اَسہِ واریاہس کالس، یتھ اَسی

مادی زندگی ہنٛز وگرٛشمہٕ ژنجوٗنِش بچتھ ہیکو تہٕ اکھ یتھ روحانی شُہُل

چھاوِتھ ہیکو، یتھ برونٛہہ کنہٕ تمام مادی شہجار بےٚ کارتہٕ بےٚ سوٗد چھُ

ثابتھ سپدان ۔ آمین

ڈاکٹر مجروح رشید

شعبہ کشمیری کشمیر یونیورسٹی

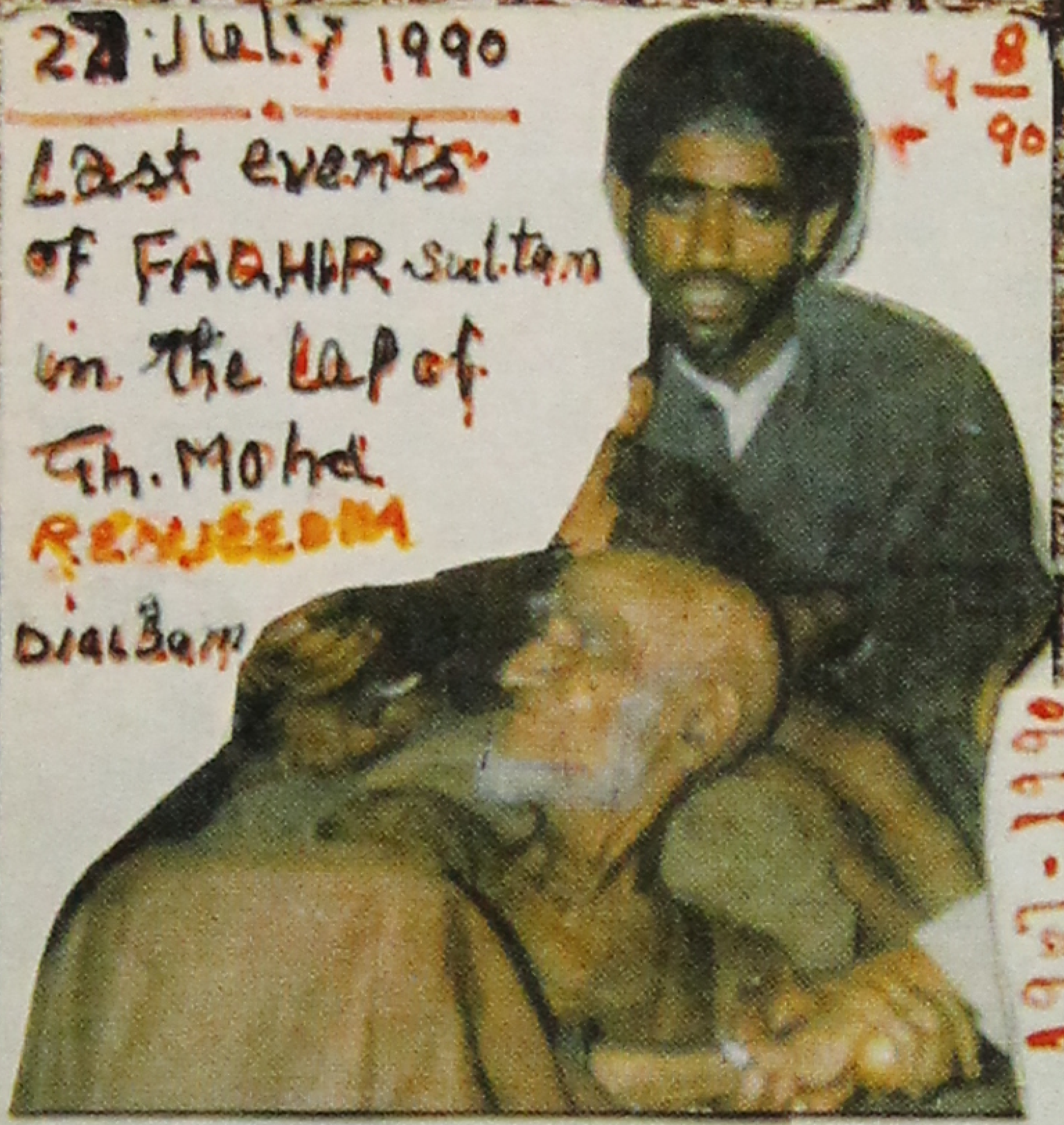

FAQHIR Sultan of Badestgam.
Above the manners of human being - None could approached to his personality.
It is Gh. Mohd Wajay of Dialgam who proved accepted by BATIN to be his next in the life of Sultan and after. رنجیر سلطان دردردل